

لَذِيْلُهُ وَاِنْ كُنْتَ صَادِقًا لَتَسْكُنَنَّكَ الْجَنَّةُ الْمُغِيْثَةُ

از پیش کیے گوی نہ آیا ہر چند ہر طرف ہو تو نکاتیر چلایا ہم
 یونہی غفلت کے لحاف میں پڑے سوئے ہیں وہ نہیں جاگتے سو بار جنگا یا ہم نے
 جل ہے ہیں یہ بھی نفوس نہیں اور کینہ نہیں باز آتے نہیں ہر چند ہٹایا ہم نے
 زم میں ان کے سیٹھی کا دعویٰ میرا افترا ہے جسے از خود ہی بنایا ہم نے
 کافرو ملحد و دجال ہمیں کہتے ہیں نام کیا کیا غم ملت میں رکنا یا ہم نے
 گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو ہم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے
 تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمد تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

لِكُلِّ فِتْنٍ رِّجَالٌ لِّكُلِّ بَرِّجَالٌ وَ لِكُلِّ فِتْنٍ رِّجَالٌ لِّكُلِّ بَرِّجَالٌ

احمدی جنتی

۱۹۲۲ء

پس جو اس پر عمل و چرچا و غیرہ سے متبرک شد نومبر میں ہمہ سہ روزہ باشند
 بعد مبارک

اعلیٰ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد علیہم السلام
 فروری دو کم بود لیکن پچاس یار میں ایک میں افزا کیسیست نہ از دو
 ہفت باقی سے ایک دست از فسیب کی مرتبہ ساکتا کیسیست بر جارتا ہر بار

خاکسار محمد یامین تاجر کتب قادیان

احمدی جنتی گما پانچواں سال

ایک چھپہ کی چھ کاپیاں (ماہ دسمبر ۱۹۲۱ء) قیمت فی کاپی ۳۰

وزیر ہند بریس امرت سر باہتمام بھائی بہادر سنگھ صاحب چھپا

آواز سنا کہند زنی گداز

فرستیاں عہد الہیہ دیوانی ہائیکورٹ پنجاب ۱۹۲۲ء فرستیاں عہد الہیہ دیوانی اگرہ واودھ ۱۹۲۲ء

نام ہمارے	نام انگریزی	نام ہندی	نام پٹیل	نام دیوانی	نام ہندی	نام پٹیل	نام دیوانی
یوہرے	یک جہادی	۱۸ جولائی	۱۸ جولائی	۱۸ جولائی	۱۸ جولائی	۱۸ جولائی	۱۸ جولائی
لوہری	۱۲	۲۹	۱۲	۲۹	۱۲	۲۹	۱۲
کرکٹ لائی لائی	۱۳	یک ماہ	۱۳	یک ماہ	۱۳	یک ماہ	۱۳
چندین کوکونہ سنگ	۲۵	۲۷	۲۵	۲۷	۲۵	۲۷	۲۵
بنت سبھی	۲	۲۱	۲	۲۱	۲	۲۱	۲
شور اتری	۲۵	۲۱	۲۵	۲۱	۲۵	۲۱	۲۵
ہولی	۲۵	۲۱	۲۵	۲۱	۲۵	۲۱	۲۵
مہاں داری	۲۵	۲۱	۲۵	۲۱	۲۵	۲۱	۲۵
چیت چروں	۲۶	۱۵	۲۶	۱۵	۲۶	۱۵	۲۶
درگا اشمی	۱۵	۲۶	۱۵	۲۶	۱۵	۲۶	۱۵
رام نومی	۴	۲۵	۴	۲۵	۴	۲۵	۴
شب برات	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
بالمی	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
ایہ ہولے	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
جمہد کالی	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
جمہد الوداع	۲۶	۱۳	۲۶	۱۳	۲۶	۱۳	۲۶
عید الفطر	۲۹	۱۶	۲۹	۱۶	۲۹	۱۶	۲۹
رجا ایکادھی	۵	۲۳	۵	۲۳	۵	۲۳	۵
سالہ شہناہ سہ	۴	۲۳	۴	۲۳	۴	۲۳	۴
بیاس پوجا	۸	۲۵	۸	۲۵	۸	۲۵	۸
سوانوی اماؤں	۲۲	۹	۲۲	۹	۲۲	۹	۲۲
عید الفطر	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
چھری	۱۶	۲۳	۱۶	۲۳	۱۶	۲۳	۱۶
چتراسنی	۱۶	۲۳	۱۶	۲۳	۱۶	۲۳	۱۶
محمد شریف	۲	۱۹	۲	۱۹	۲	۱۹	۲
انت چودھ	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
درگا اشمی	۲۸	۱۳	۲۸	۱۳	۲۸	۱۳	۲۸
سید دسہرہ	۳۰	۱۵	۳۰	۱۵	۳۰	۱۵	۳۰
آخری چمارشہ	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
دیوانی	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
بھائی دھن	۲۲	۲	۲۲	۲	۲۲	۲	۲۲
بارہ وفات	۲	۱۶	۲	۱۶	۲	۱۶	۲
سید جھڑی	۴	۱۹	۴	۱۹	۴	۱۹	۴
چندون کوکونہ سنگ	۲۵	۱۱	۲۵	۱۱	۲۵	۱۱	۲۵
چندان کرکٹ سنگ	۲۵	۱۱	۲۵	۱۱	۲۵	۱۱	۲۵

نوٹ۔ ہر ماہ کے آخری شنبہ اور اتوار کو جو سال حال کے اندر واقع ہو تقبیل ہوتی ہے ۲۔ اہل اسلام کی تقبیلیں بہ سبب فرق ہلال کے ایک دن آتے پیچھے ہو سکتی ہے ۳۔ علاوہ ایام مندرجہ بالا کے جب کبھی سورج اور سوانوی اماؤں ہو۔ تو اس دن اور جب کبھی چاند ہو۔ تو اس کے دوسرے دن تقبیل ہوتی ہے۔ ۴۔ مزید برآں وایام ایام واقع تقبیل دسہرہ جن کو مال دیگر سینوں جو مالانہ کارہائی کرتے ہیں۔ تقبیلیں مندرجہ کرٹ ہوں تو عہد انتہائی حج و مشن حج میں منظور ہوگی۔ مگر اس سے علاوہ اور تقبیلیں یا ختیاں تو عدالت سے گئی ۵۔

فَقَسَّ أَنْ يَكُونَ مَوْلَاكَ بَعْتَهُ
پس قیادہ ایسا ہی تو بلا کہ موت تجھے فوراً پہنچا
ذَهَبَتْ نَفْسُهُ الصَّحِيحَةُ فَلَا تَهْ
اچھے بیچے دفعتہ ہی زانی جان بھل کر

اَعْتَمَدُوا فِي الْفَرَاحِ فَضْلُ رُفُوحٍ
فرحت کے وقت اور مسرور کو غنیمت ہو جان
كَمْ صَاحِبٍ رَأَيْتُ مِنْ غَيْرِ سَقَمٍ
بہتوں کو میں نے دیکھا کہ بغیر کسی بیمار ہو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۵۵۵

ہمارا خدا کیسا خدا ہے؟

واحد ہے لا شریک اور ملائع
سب خیر ہو اسی میں کہ اس کو لگاؤ دل
سب موت کشکار ہیں اکو فنا نہیں
دھونڈو اسی کو بار و بتوں میں فانیں

قدرت ہے اپنی ذات کا دیتا ہوتی ثبوت
جس بات کو کہے کہ گردن گامیں یہ ضرور
اس بے نشان کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
ملتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

وہ یقین کریں کہ ان کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی
ابدی اور غیر متغیر ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا اور نہ کوئی اس کا بیٹا۔ وہ دکھ اٹھانے اور صلیب پر چڑھنے
اور مرنے سے پاک ہے۔ وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے
کے وہ دور ہے۔ اور باوجود واپاک ہونے کے اس کی تجلیات الگ الگ ہیں۔ انسان کی طرف سے
جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آئے تو اس کے لئے وہ ایک نیا خدا بن جاتا ہے۔ اور ایک
نئی تجلی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے۔ اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا
ہے۔ مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آ جاتا ہے۔ بلکہ وہ ازل سے غیر تغیر اور کمال تام رکھتا ہے۔

لیکن انسانی تغیرات کیوقت جب سبکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں۔ تو خدا بھی ایک نئی مخلوق سے اس پر ظاہر ہوتا ہے۔ اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی قادرانہ تخلیق بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ وہ فارق عادت قدرت اسی جگہ دکھاتا ہے۔ جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ فارق عادت اور معجزات کی یہی جڑ ہے۔

یہ خدا ہے۔ جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے۔ اس پر ایمان لاؤ۔ اور اپنے نقص پر اور اپنی آراموں پر اور اس کے کل تعلقات پر اس کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ۔ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی۔ مگر تم اس کو مقدم رکھو۔ تاکہ تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔

خدا پر کیسا ایمان ہونا چاہیئے؟

رحمت کے نشان دکھانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔ مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو۔ کہ تم میں اور اس میں کچھ جہدائی نہ رہے۔ اور تمہاری مرضی اور اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں۔ اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت میں مراد بانی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے۔ تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے۔ تو تم میں وہ خدا ظاہر ہو گا۔ جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے۔ کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے۔ اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے؟ اور اس کی قضا و قدر پر ناراض نہ ہو؟

ایمان بغیر اعمال صالحہ کچھ نہیں

واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے۔ جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو۔ پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے۔ وہ اس

میرے گھر میں خجسل ہو جاتا ہے۔ جس کی نسبت خدا تعالیٰ کے کلام میں یہ وعدہ ہے :-

اِنِّیْ اَحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ اِلَّا الَّذِیْنَ عَلَوْا بِالْاَسْتِکْبَارِ

یعنی ہر ایک جو میرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے۔ میں اس کو بچاؤں گا۔ مگر وہ لوگ ازراہ تکبر حد سے بڑھ جاویں۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں۔ جو میری اس خاک و خشت کے گھر میں بود باش رکھتے ہیں۔ بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں۔ میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔ پیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ہیں :-

قرآن

سب سے اول قرآن ہے۔ جس میں خدا کی توحید اور جلال اور عظمت کا ذکر ہے۔ اور جس میں ان اختلافات کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جو یود اور نصاریٰ میں تھے۔ جیسا کہ یہ اختلاف اور فطری کہ عیسیٰ بن مریم صلیب کے ذریعہ قتل کیا گیا۔ اور لعنتی ہوا۔ اور دوسرے نبیوں کی طرح اس کا رفع نہیں ہوا۔ اسی طرح قرآن میں منع کیا گیا ہے۔ کہ بخیر خدا کے نام کسی چیز کی عبادت نہ کرو۔ نہ انسان کی نہ حیوان کی نہ سورج کی نہ چاند کی۔ اور نہ کسی اور ستارہ کی اور نہ اسباب کی اور نہ اپنے نفس کی۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے ہر خلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔۔۔ کہ جو شخص قرآن کے ساتھ جو حکم ہیں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے۔ وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں۔ اور باقی سب اس کے قائل ہیں۔ سو تم قرآن کو تہہ بر سے پڑھو۔ اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَخِ الْقُرْآنِ۔ کہ تمام قسم کی سجدائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ انوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم کہتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں پاٹی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مذبذبات کے دن قرآن ہے۔ اور بخیر قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں۔ جو بلا واسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے۔ جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عطا کی۔ میں تمہیں سچ کہتا ہوں۔ کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی۔ اگر عیبائیوں پر پڑھی جاتی۔ تو وہ ہلاک نہ ہوتے

عقاب ان کو سخت پکڑ لیا۔ اور ان کا بردن اسے مل نہیں سکتا۔ نعم صدق اور راستی اور تقویٰ اور محبت انہیں
 الٰہی میں ترقی کرو۔ اور اپنا کام بھی سمجھو۔ جب تک زندگی ہے۔ پھر خدا تم میں سے جس کی نیت چاہے گا۔ اس
 کو اپنے مسئلہ مخاطبہ سے بھی مشرف کر دے گا۔ تمہیں ایسی تنبیہ بھی نہیں چاہیے۔ تاکہ نفسانی تمنا کی وجہ سے سلسلہ
 شیطانی شروع نہ ہو جائے۔ جس سے کئی لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ پس تم خدمت اور عبادت میں لگے رہو۔
 تمہاری تمام کوشش اسی میں مصروف ہونی چاہیے۔ کہ تم خدا کے تمام احکام کے پابند ہو جاؤ۔ اور یقین میں
 ترقی چاہو۔ نجات کے لئے نہ اہرام ٹاٹی کے لئے۔ قرآن شریف نے تمہارے لئے بہت پاک احکام رکھے ہیں۔ جن
 میں سے ایک یہ ہے۔ کہ تم شرک سے بالکل پرہیز کرو۔ کہ شرک سرچشمہ نجات سے بے نصیب ہے۔ تم جھوٹ نہ
 بولو۔ کہ جھوٹ بھی ایک حصہ شرک ہے۔

سنت

دوسرا ذریعہ ہدایت کا جو مسلمان کو دیا گیا ہے۔ سنت ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی عملی کارروائیاں جو آپ نے قرآن شریف کے احکام کی تشریح کے لئے کر کے دکھلائیں۔ مثلاً قرآن
 شریف میں بظاہر نظر نہ جکنا نہ تہا زوں کے رکھنا معلوم نہیں ہوتیں۔ کہ صبح کس قدر اور دوسرے
 وقتوں میں کس کس تعداد پر۔ لیکن سنت نے سب کچھ کھول دیا ہے۔ یہ دھوکہ نہ لگیے۔ کہ سنت اور
 حدیث ایک چیز ہے۔ کیونکہ حدیث تو سو ڈیرہ سو برس کے بعد جمع کی گئی۔ مگر سنت کا قرآن شریف
 کے ساتھ ہی وجود تھا۔ مسلمانوں پر قرآن شریف کے بعد بڑا احسان سنت کا ہے۔ خدا اور رسول کی
 ذمہ داری کا فرض صرف دو امر تھے۔ اور وہ یہ کہ خدا نے قرآن کو نازل کر کے مخلوقات کو بذریعہ
 قول کے اپنے نشانے سے افکار دے۔ یہ تو خدا کے قانون کا فرض تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کا یہ فرض تھا۔ کہ خدا کی کلام کو عملی طور پر دکھانے کو خود بی لوگوں کو سمجھاویں۔ پس رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے وہ گفتنی باتیں کر دیں۔ کہ پیرایہ میں دکھلا دیں۔ اور اپنی سنت یعنی عملی کاروائی سے
 مسائل اور مشکلات مسائل کو حل کر دیا۔ یہ کہنا بیجا ہے۔ کہ یہ حل کرنا حدیث پر موقوف تھا کیونکہ حدیث
 کے وجود سے پہلے اسلام زمین پر قائم ہو چکا ہے۔ کیا جب تک حدیثیں جمع نہ ہوئی تھیں۔ لوگ نماز
 نہ پڑھتے تھے۔ یا زکوٰۃ نہ دیتے تھے۔ یا حج نہ کرتے تھے۔ یا حلال و حرام سے واقف نہ تھے۔

حجہ

ہاں تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے۔ کیونکہ بہت سے اسلام کے تاریخی اور اخلاقی اور فقہ کے امور کو حدیثیں کھول کر بیان کرتی ہے۔ اور نیز بڑا فائدہ حدیث کا یہ ہے۔ کہ وہ قرآن کی خادم اور سنت کی خادم ہے۔ جن لوگوں کو ادب قرآن نہیں دیا گیا۔ وہ اس موقع پر حدیث کو قاضی بر قرآن کہتے ہیں۔ جیسا کہ یہودیوں نے اپنی حدیثوں کی نسبت کہا۔ مگر ہم حدیث کو خادم قرآن اور خادم سنت قرار دیتے ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ آقا کی شان خادموں کے ہونے سے بڑھتی ہے قرآن خدا کا قول ہے۔ اور سنت رسول اللہ کا فعل اور حدیث سنت کے لئے ایک تائیدی گواہ ہے۔

ان باتوں کے مراتب

نہو باللہ یہ کہنا غلط ہے۔ کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے۔ اگر قرآن پر کوئی قاضی ہے۔ تو وہ خود قرآن ہے۔ حدیث جو ایک نقلی مرتبہ ہے۔ قرآن پر ہرگز قاضی نہیں ہو سکتی۔ صرف ثبوت مؤید کے رنگ میں ہے۔ قرآن اور سنت نے اصل کام سب کر دکھایا ہے۔ اور حدیث صرف تائیدی گواہ ہے۔ حدیث قرآن پر کیسے قاضی ہو سکتی ہے۔ قرآن اور سنت اس زمانہ میں ہدایت کر رہے تھے۔ جب کہ اس مصنوعی قاضی کا نام و نشان نہ تھا۔ یہ مت کہو۔ کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے۔ بلکہ یہ کہو۔ کہ حدیث قرآن اور سنت کے لئے ایک تائیدی گواہ ہے۔ البتہ سنت ایک ایسی چیز ہے۔ جو قرآن کا نشانہ ظاہر کرتی ہے۔ اور سنت سے وہ راہ مراد ہے۔ جس راہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی طور پر صحابہ کو ڈال دیا ہے۔ سنت ان باتوں کا نام نہیں ہے۔ جو ڈیرہ سو برس بعد کتابوں میں بھی گئی بلکہ ان باتوں کا نام حدیث ہے۔ اور سنت اس عملی نمونہ کا نام ہے۔ جو نیک مسلمانوں کی عملی حالت میں ابتدائے چلا آیا ہے۔ جس پر ہزار ہا مسلمانوں کو لگایا گیا۔ ہاں حدیث بھی اگرچہ اکثر حصہ اس کا ظن کے مرتبہ پر ہے۔ مگر بشرط عدم تعارض قرآن و سنت تمسک کے لائق ہے۔ اور مؤید قرآن و سنت ہے۔ اور بہت سے اسلامی مسائل کا ذخیرہ اس کے اندر موجود ہے۔ پس حدیث کا قدر نہ کرنا گویا ایک عین اسلام کا کاٹ دینا ہے۔ ہاں اگر ایک ایسی حدیث ہو۔ جو قرآن اور سنت کے نقیض ہو۔ اور نیز ایسی حدیث کی نقیض ہو۔ جو قرآن کے مطابق ہے۔ یا مثلاً ایک ایسی حدیث ہو۔ جو صحیح بخاری کے مخالف ہے۔ تو وہ حدیث قبول کے لائق نہیں ہوگی۔ کیونکہ اس کے قبول کرنے سے قرآن

کو اور ان تمام احادیث کو جو قرآن کے موافق ہیں۔ رد کرنا پڑتا ہے۔ اور میں جانتا ہوں۔ کہ کوئی پرہیزگار اس پر جرأت نہیں کر سکتا۔ کہ حدیث پر عقیدہ لے لکھے۔ کہ وہ قرآن اور سنت کے برخلاف اور ایسی حدیثوں کے مخالف ہے۔ جو قرآن کے مطابق ہیں۔ بہر حال احادیث کا قدر کر دو اور ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہیں۔ اور جب تک قرآن اور سنت ان کی تکذیب نہ کرے۔ تم بھی ان کی تکذیب نہ کرو۔ بلکہ چاہیے کہ احادیث نہ تو یہ پر ایسے کا رہند ہو۔ کہ کوئی حرکت نہ کرو۔ اور نہ کوئی سکون اور نہ کوئی فعل کرو۔ اور نہ ترک فعل۔ مگر اس کی تائید میں تمہارا پاس کوئی حدیث ہو۔ لیکن اگر کوئی ایسی حدیث ہو۔ جو قرآن شریف کے بیان کردہ قصص سے صریح مخالف ہے۔ تو اس کی تطبیق کسے لے لے کر کرو۔ شاید وہ تعارض تمہاری ہی غلطی ہے۔ اور اگر کسی طرح وہ تعارض دور نہ ہو۔ تو ایسی حدیث کو پیشینک دو۔ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نہیں ہے۔ اور اگر کوئی حدیث ضعیف ہے۔ مگر قرآن سے مطابقت رکھتی ہے۔ تو اس حدیث کو قبول کرو۔ کیونکہ قرآن اس کا مصدق ہے۔ اور اگر کوئی ایسی حدیث ہے۔ جو کسی پیشگوئی پر مشتمل ہے۔ مگر محدثین کے نزدیک وہ ضعیف ہے۔ اور تمہارے زمانہ میں یا پہلے اس سے حدیث کی پیشگوئی سچی نکلی ہے۔ تو اس حدیث کو سچی سمجھو۔ اور ایسے محدثوں اور راویوں کو مٹھی اور کاغذ خیال کرو۔ جنہوں نے اس حدیث کو ضعیف اور موضوع قرار دیا ہو۔ ایسی حدیثیں صد ہا ہیں۔ جن میں پیشگوئیاں ہیں۔ اور اکثر ان میں سے محدثین کے نزدیک مجروح یا موضوع یا ضعیف ہیں۔ پس اگر کوئی حدیث ان میں سے پوری ہو جائے۔ اور تم یہ کہہ کر ٹال دو۔ کہ ہم اس کو نہیں مانتے۔ کہہ دو کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ یا کوئی راوی اس کا مستند نہیں ہے۔ تو اس صورت میں تمہاری خود بے ایمانی ہو گی۔ کہ ایسی حدیث کو رد کرو۔ جس کا سچا ہونا خدا نے ظاہر کر دیا۔ خیال کرو۔ کہ اگر ایسی حدیث ہزار ہو۔ اور محدثین کے نزدیک ضعیف ہو اور ہزار پیشگوئی اس کی سچی نکلتے۔ تو کیا ان حدیثوں کو ضعیف قرار دے کر اسلام کے نیراث نبوت کو ضائع کر دو گے۔ پس اس صورت میں تم اسلام کے دشمن ٹھہرو گے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ غلامیظہر علیہ غیبہم احدا الا من ارتقى من رسول ط پس سچی پیشگوئی بجز سچے رسول کے کس کی طرف منسوب ہو سکتی ہے۔ کیا ایسے موقع پر یہ کہنا مناسب حالت ایمان داری نہیں ہے۔ کہ صحیح حدیث کو ضعیف کہنے پر کسی حدیث نے غلطی کھائی۔ اور یا یہ کہنا مناسب ہے۔ کہ جھوٹی حدیث کو سچی کر کے خدا نے غلطی کھائی۔ اور اگر ایک حدیث ضعیف درجہ کی بھی ہو۔ بشرطیکہ وہ قرآن اور حدیث اور ایسی حدیث کے مخالف نہیں۔ جو قرآن کے موافق ہیں۔ تو اس حدیث پر عمل کرو۔ لیکن بڑی احتیاط سے حدیثوں پر عمل کرنا چاہیے۔ کیونکہ بہت سی احادیث موضوع بھی ہیں۔ جنہوں نے اسلام میں فتنہ ڈالا ہے۔ ہر ایک فرقہ اپنے عقیدہ کے موافق حدیث رکھتا

ہے۔ یہاں تک کہ نماز جیسے یقینی اور متواتر فریضہ کو احادیث کے تفرقہ نے مختلف صورتوں میں کر دیا ہے
کوئی زمین بالآخر کتنا ہے۔ کوئی پوشیدہ کوئی حلف امام فاطمہ پڑھتا ہے۔ کوئی اس پڑھنے والوں کو مقصد
نماز جانتا ہے۔ کوئی سینہ پر ہاتھ باندھتا ہے۔ کوئی ناف پر اصل وجہ سے اختلاف کی احادیث ہی ہیں۔
کل حزب بما لہم فرعون۔ ورنہ سنت نے ایک ہی طریق بتلایا ہے۔ پھر روایات کے تداخل نے اس
طریق کو متنبہ دیدی۔ اسی طرح احادیث کے غلط فہمی نے کئی لوگوں کو ہلاک کر دیا۔ نتیجہ بھی اسی سے ہلاک
ہوئے۔ اگر قرآن کو اپنا حکم ٹھہرائے۔ تو ایک سورۃ تو رہی ان کو نور بخش سکتی تھی۔ مگر حدیثوں نے
ان کو ہلاک کیا۔ اسی طرح حضرت مسیح کے وقت وہ یہودی ہلاک ہو گئے۔ جو الہی حدیث کھاتے تھے۔
کچھ مدت سے ان لوگوں نے توریت کو چھوڑ دیا تھا۔ اور جیسا کہ آج تک ان کا عقیدہ ہے۔ ان کا یہ
مذہب تھا۔ کہ حدیث توریت پر قاضی ہے۔ سو ان میں ایسی حدیثیں بکثرت موجود تھیں۔ کہ جب تک ایلیا
دوبارہ آسمان سے اپنے عہد فری وجود کے ساتھ نازل نہ ہو۔ تب تک اس کا بیج موعود نہیں آئے گا۔
ان حدیثوں نے ان کو سخت ٹھوکر میں ڈال دیا۔ اور وہ لوگ ان حدیثوں پر تکیہ کر کے حضرت مسیح
کی اس تاویل کو قبول نہ کر سکے۔ کہ ایسا اس سے مراد یوحنا یعنی یحییٰ نبی ہے۔ جو ایسا کی خواہر طبیعت
پر آیا۔ اور بروزی طور پر اس کا وجود دیا ہے۔ پس تمام ٹھوکر ان کی حدیثوں کے سبب سے تھی۔ جو
آخر کار ان کے بے ایمان ہونے کا موجب ہو گئی۔ اور ممکن ہے۔ کہ وہ لوگ ان حدیثوں کے معنوں میں
بھی غلطی کرتے ہوں۔ یا حدیثوں میں بعض انسانی الفاظ مل گئے ہوں۔ شاید مسلمانوں کو اس
واقعہ کی خبر نہیں ہوگی۔ کہ یہودیوں میں حضرت مسیح کے منکر الہی حدیث ہی تھے۔ انہوں نے ان پر
شور مچایا۔ اور تکفیر کا فتویٰ لکھا۔ اور ان کو کافر قرار دیا۔ اور کہا کہ یہ شخص خدا کی کتابوں کو مانتا
نہیں۔ خدا نے ایسا اس کے دوبارہ آنے کی خبر دی۔ اور یہ اس میں گئی کی تاویل کرنا۔ اور بغیر کسی
قرینہ صافہ کے ان خبروں کو کسی اور طرف کھینچ کر لے جاتا ہے۔ اور حضرت مسیح کا نام انہوں نے
صرف کافر ہی نہیں۔ بلکہ ملحد بھی رکھا۔ اور کہا۔ کہ اگر یہ شخص سچا ہے۔ تو پھر دین موسوی باطل
ہے۔ وہ ان کے لئے فیج اعوج کا زمانہ تھا۔ جسوٹھی حدیثوں نے ان کو دھوکہ دیا۔ غرض حدیثوں
کے پڑھنے کے وقت یہ خیال کر لینا چاہیے۔ کہ ایک قوم پہلے اس سے حدیث کو توریت پر قاضی ٹھہرا
کر اس حالت تک پہنچ چکی ہے۔ کہ ایک سچے نبی کو انہوں نے کافر اور دجال کہا۔ اور اس سے انکدار
کر دیا۔ تاہم مسلمانوں کے لئے صحیح بخاری انہیں متبرک اور مفید کتاب ہے۔ یہ وہی کتاب ہے جس
میں صاف طور پر کہل ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ وفات پا گئے۔ ایسا ہی مسلم اور دوسری احادیث کی کتاب میں

بہت سے معارف اور سائنس کا ذخیرہ اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور اس احتیاط سے ان پر عمل واجب ہے۔ کہ کوئی مضمون ایسا نہ ہو۔ جو قرآن اور سنت اور ان احادیث سے مخالف ہو۔ جو قرآن کے مطابق ہیں۔

علماء کو نصیحت

اے علماء اسلام میری تکذیب میں جلدی مت کرو۔ کہ بہت اسرار ایسے ہوتے ہیں۔ کہ انسان جلدی سے سمجھ نہیں سکتا۔ بات کو سن کر اسی وقت رد کر نیکی لئے تیار مت ہو جاؤ۔ کہ یہ تقویٰ کا طریق نہیں ہے۔ اگر تم میں بعض غلطیاں نہ ہوتیں۔ اور اگر تم نے بعض احادیث کے اُلٹے معنی نہ سمجھے ہوتے۔ تو مسیح موعود کا جو حکم ہے انا ہی لغو تھا۔ تم سے پہلے یہ عبرت کی جگہ موجود ہے۔ کہ جس بات پر تم نے زور مارا ہے۔ اور جس جگہ تم نے قدم رکھا ہے۔ اسی جگہ یہودیوں نے رکھا تھا یعنی جیسا کہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کے منتظر رہو۔ وہ بھی ایسا ہی نہیں کے دوبارہ اُنیکے منتظر تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ مسیح تب اُسے گا۔ جب کہ پہلے ایسا ہی جو آسمان پر اٹھا یا گیا۔ دوبارہ دنیا میں آجائے گا۔ اور جو شخص ایسا کے دوبارہ آنے سے پہلے مسیح ہونے کا دعویٰ کرے۔ وہ جھوٹا ہے۔ اور وہ نہ صرف احادیث کی رو سے ایسا خیال رکھتے تھے۔ بلکہ خدا کی کتاب کو جو صحیفہ ملاک نہیں ہے۔ اس ثبوت میں پیش کرتے تھے۔ لیکن جب حضرت عیسیٰ نے اپنی نسبت یہودیوں کے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ اور ایسا آسمان سے نہ انرا۔ جو اس دعویٰ کی شرط تھی تو یہ تمام عقیدہ یہودیوں کے باطل ثابت ہو گئے۔ اور وہ یہودیوں کے خیال میں تھا۔ کہ ایلیا نبی بحکمہ العنصری آسمان سے نازل ہو گا۔ اس کے آخر کار یہ معنی کھلے۔ کہ ایسا کی نبی اور طبعیت پر کوئی دوسرا شخص ظاہر ہو جائیگا۔ اور یہ معنی حضرت عیسیٰ نے خود بیان فرمائے۔ جن کو دوبارہ آسمان سے اتارا ہو۔ پس تم کیوں ایسی جگہ ٹھوکر کھاتے ہو۔ جس جگہ تم سے پہلے یہود ٹھوکر کھا چکے ہیں۔ تمہارے ملک میں ہزار ہا یہودی موجود ہیں۔ تم ان کو پوچھ کر دیکھ لو۔ کہ کیا یہود کا یہی اعتقاد نہیں۔ جو اب تم ظاہر کر رہے ہو۔ پس وہ خدا جس نے عیسیٰ کی خاطر ایلیا نبی کو آسمان سے اُتارا۔ اور یہود کے سامنے اس کو تادیلوں سے کام لینا پڑا۔ وہ تمہاری خاطر کیونکر عیسیٰ کو اتارے گا۔ جس کو تم دوبارہ اتارتے ہو۔ اسی کے فیصلہ سے تم منکر ہو۔ اگر شک ہے۔ تو کئی لاکھ عیسائی اس ملک میں موجود ہے۔ اور ان کی انجیل بھی موجود ان سے دریافت کر لو۔ کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ

نے ہی کہا تھا۔ کہ ایلیا جو دوبارہ آئے والا تھا۔ وہ یوحنا ہی ہے۔ یعنی یحییٰ اور انہی بات کہہ کر یو د کی پرانی باتوں اُسیدوں کو خاک میں ملا دیا۔ اگر اب یہ ضروری ہے۔ کہ عیسیٰ نبی ہی آسمان سے آوے۔ تو اس صورت میں حضرت عیسیٰ سچا نبی نہیں ٹھہر سکتا۔ کیونکہ اگر آسمان سے واپس آنا سنت اللہ میں داخل ہے۔ تو ایسا ہی نبی کیوں واپس نہ آیا۔ اور کیوں اس جگہ پہنچنے کو ایسا ٹھہرا کر تاویل سے کام لیا گیا۔ عقلمند کے لئے یہ سوچنے کا مقام ہے :

کوئی خونی مہدی آئو والا نہیں

نیز جس کام کے لئے آپ لوگوں کے عقیدوں کے موافق مسیح ابن مریم آسمان سے آئے گا۔ یعنی یہ کہ مہدی سے مل کر لوگوں کو جبراً مسلمان کرنے کے لئے جنگ کرے گا۔ یہ ایک ایسا عقیدہ ہے۔ جو اسلام کو بدنام کرتا ہے۔ قرآن شریف میں کہا نہ کہ صلہ ہے۔ کہ مذہب کے لئے جبر درست ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ تو قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ لا اکو ا فی الدین۔ یعنی دین میں جبر نہیں ہے۔ پھر مسیح ابن مریم کو جبر کا اختیار کیونکر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ بحر اسلام یا قتل کے جزیرہ بھی قبول نہیں کرے گا۔ یہ تعلیم قرآن شریف کی کس مقام اور کس سیارہ اور کس صورت میں ہے۔ سارا قرآن بار بار کہہ رہا ہے۔ کہ دین میں جبر نہیں۔ اور صاف طور پر ظاہر کر رہا ہے۔ کہ جن لوگوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت لڑائیاں کی گئی تھیں۔ وہ لڑائیاں دین کو جبراً شائع کرنے کے لئے نہیں تھیں۔ بلکہ یا تو بطور سزا تھیں۔ یعنی ان لوگوں کو سزا دینا منظور تھا۔ جنہوں نے ایک گروہ کثیر مسلمانوں کو قتل کر دیا۔ اور بعض کو وطن سے نکال دیا تھا۔ اور نہایت سخت ظلم کیا تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا وان اللہ علیٰ نصرہم لبقدر۔ یعنی اُن مسلمانوں کو جن سے کفار جنگ کر رہے ہیں۔ بسبب مظلوم ہونے کے مقابلہ کرنے کی اجازت دی گئی۔ اور خدا قادر ہے۔ کہ جو ان کی مدد کرے۔ اور یا وہ لڑائیاں جو بطور ہفت تھیں۔ یعنی جو لوگ اسلام کے نابود کرنے کے لئے پیش قدمی کرتے تھے۔ یا اپنے ملک میں اسلام کو شائع ہونے سے جبراً روکتے تھے۔ ان سے بطور حفاظت خود اختیار ی یا ملک میں آزادی پیدا کرنے کے لئے لڑائی کی جاتی تھی۔ بحران تین صورتوں کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مقدس خلیفوں نے کوئی لڑائی نہیں کی۔ بلکہ اسلام نے غیر قوموں کے ظلم کی اس قدر برداشت کی۔ ہے۔ جو اس کی دوسری قوموں میں نظیر نہیں ملتی۔ پھر یہ عیسیٰ مسیح اور مہدی صاحب کیسے ہونگے۔ جو آئے ہی لوگوں کو قتل کرنا شروع کر دیں گے۔ یہاں تک کہ کسی اہل کتاب سے بھی جزیرہ

قبول نہیں کریں گے۔ اور آیت حتیٰ يعطوا الجزية عن يد وهم صاغرون کو بھی منسوخ کر دیں گے۔
یہ دین اسلام کے کیسے حامی ہونگے۔ کہ اتنے ہی قرآن کی ان آیتوں کو منسوخ کر دیں گے۔ جو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت بھی منسوخ نہیں ہوئیں۔ اور اس قدر انقلاب سے پھر بھی ختم نبوت میں
فرق نہیں آئے گا۔ اس زمانہ میں جو تیرہ سو برس عہد نبوت کو گزر گئے۔ اور خود اسلام اندرونی طور پر
بہتر فرقوں پر پھیل گیا۔ سچے مسیح کا یہ کام ہونا چاہیئے۔ کہ وہ دلائل کے ساتھ دلوں پر فتح پاوے۔
نہ تنوار کے ساتھ۔ اور عینیبی عقیدہ کو واقعی اور سچے نبوت کے ساتھ ٹوڑ دے۔ نہ یہ کہ ان صلیبوں
کو توڑنا پھرے۔ جو چاندی یا سونے یا پیتل یا لکڑی سے بنائی جاتی ہے۔ اگر تم جبر کرو گے تو تمہارا
جبر اس بات پر کافی دلیل ہے۔ کہ تمہارے پاس اپنی سچائی پر کوئی دلیل نہیں۔ ہر ایک نادان اور
ظالم طبع جب دلیل سے عاجز آ جاتا ہے۔ تو پھر تلوار یا بندوق کی طرف ہاتھ مبرا کرتا ہے۔ مگر ایسا
مذہب ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ جو صرف تلوار کے سہارے سے پھیل سکتا ہے
نہ کسی اور طریق سے۔ اگر تم ایسے جہاد سے باز نہیں آ سکتے۔ اور اس پر غصہ میں آ کر راستبازوں کا نام
بھی دجال اور ملحد رکھتے ہیں۔ تو ہم ان دو فرقوں پر اس تقریر کو ختم کرتے ہیں۔ قل یا ایہا الکافرون
لا اعبد ما تعبدون۔ اندرونی تفرقہ اور پھوٹ کے زمانہ میں تمہارا فرضی مسیح اور فرضی مہدی کس
کس پر تنوار اٹھائے گا۔ کیا سنیوں کے نزدیک شیعہ اس لائق نہیں۔ کہ ان سب کو تلوار سے نیست
و نابود کیا جاوے۔ پس جب کہ تمہارے اندرونی فرقے ہی تمہارے عقیدہ کے رو سے مستوجب سزا
ہیں۔ تو تم کس کس سے جہاد کرو گے۔ مگر یہ یاد رکھو۔ کہ خدا تلوار کا محتاج نہیں۔ اور وہ اپنے دین کو
آسمانی نشانوں کے ساتھ زمین پر پھیلائے گا۔ اور کوئی اس کی روک نہیں سکے گا۔ اور یاد رکھو کہ اب
جیسی تو ہرگز نازل نہیں ہو گا۔ کیونکہ جو اقرار اس نے آیت فلما توفیتی کے رو سے قیامت کے دن
کرنا ہے۔ اس میں صفائی سے اس کا اعتراف پایا جاتا ہے۔ کہ وہ دوبارہ دنیا میں نہیں آئے گا۔ اور
قیامت کو اس کا یہی عذر ہے۔ کہ عیسائیوں کے بگڑنے کی مجھے خبر نہیں۔ اور اگر وہ قیامت کے پہلے
دنیا میں آتا۔ تو کیا وہ یہی جواب دیتا۔ کہ مجھے عیسائیوں کے بگڑنے کی کچھ خبر نہیں۔ اور اگر وہ قیامت
کے پہلے دنیا میں آتا۔ تو کیا وہ یہی جواب دیتا۔ کہ مجھے عیسائیوں کے بگڑنے کی کچھ خبر نہیں۔ ہذا اس
آیت میں اس نے صاف اقرار کیا ہے۔ کہ میں دوبارہ دنیا میں نہیں گیا۔ اور اگر وہ قیامت سے پہلے
دنیا میں آنے والا تھا۔ اور برابر چالیس برس رہنے والا تھا۔ تب تو اس نے خدا تعالیٰ کے سامنے
جھوٹ بولا۔ کہ مجھے عیسائیوں کے حالات کی کچھ خبر نہیں۔ اس کو تو کہنا چاہیئے تھا۔ کہ آمد ثانی

کے وقت میں نے چالیس کروڑ کے قریب دنیا میں عیائی پایا۔ اور ان سب کو دیکھا۔ اور مجھے ان کے بگڑنے کی خوب خبر ہے۔ اور میں تو انعام کے لائق ہوں۔ کہ تمام مسائیوں کو مسلمان کیا۔ اور صلیبوں کو توڑا۔ یہ کیسا جھوٹ ہے۔ کہ عیائی کہے گا۔ کہ مجھے خبر نہیں۔ غرض اس آیت میں نہایت صفائی سے مسیح کا اقرار ہے۔ کہ وہ دوبارہ دنیا میں نہیں آئے گا۔ اور یہی سچ ہے۔ کہ مسیح فوت ہو چکا۔ اور سری نگر محلہ خان یار میں اس کی قبر ہے۔ اب خدا خود نازل ہو گا۔ اور ان لوگوں سے آپ ٹرے گا۔ جو سچائی سے ٹرتے ہیں۔ خدا کا لڑنا قابل اعتراض نہیں۔ کیونکہ وہ نشانوں کے رنگ میں ہے۔ لیکن انسان کا لڑنا قابل اعتراض ہے۔ کیونکہ وہ جبر کے رنگ میں ہے۔

سلسلہ وحی بند نہیں ہوا

یہ خیال مت کرو۔ کہ خدا کی وحی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے۔ اور روح القدس اب اتر نہیں سکتا۔ بلکہ پہلے زمانوں میں ہی اتر چکا۔ اور میں نہیں سچ بچ کہتا ہوں۔ کہ ہر ایک دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ مگر روح القدس کے اترنے کا کبھی دروازہ بند نہیں ہوتا۔ تم اپنے دلوں کے دروازے کھول دو۔ تا وہ ان میں داخل ہو۔ تم اس آفتاب سے خود اپنے تئیں دور ڈالتے ہو۔ جب کہ اس شعاع کے داخل ہونے کی کھڑکی بند کرتے ہو۔ اسے نادان اٹھ۔ اور اس کھڑکی کو کھول دے۔ تب آفتاب خود بخود تیز سے اندر داخل ہو جائے گا۔ جب کہ خدا نے دنیا کے فیوض کی راہیں۔ اس زمانہ میں تم پر بند نہیں کیں۔ بلکہ زیادہ کیں۔ تو کیا تمہارا ظن ہے۔ کہ آسمان کے فیوض کی راہیں جن کی اس وقت تمہیں بہت ضرورت تھی وہ تم پر اس نے بند کر دی ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ بہت صفائی سے وہ دروازہ کھولا گیا ہے۔ اب جب کہ خدا نے اپنی تعلیم کے موافق جو سورہ فاتحہ میں سکھائی گئی۔ گزشتہ تمام نعمتوں کا تم پر دروازہ کھول دیا ہے۔ تو تم کیوں ان کے لینے سے انکار کرتے ہو۔ اس چنہ کے پیاسے بنو۔ کہ پانی خود بخود آجائے گا۔ اس دودھ کے لٹے تم بچہ کی طرح رونا شروع کرو۔ کہ دود پستان سے خود بخود اتر آئے گا۔ رحم کے لائق بنو۔ تا تم پر رحم کیا جائے۔ اضطراب بکھلاؤ تا تسلی پاؤ۔ بار بار چلاؤ۔ تا ایک ہاتھ تمہیں پکڑ لے۔

مہمت مرحومہ کے تین گروہ

یہ سورۃ الحمد پیش گوئی کر رہی ہے۔ کہ کوئی فرد اس امت میں سے کامل طور پر نبیوں کے رنگ میں ظاہر ہو گا۔ تا وہ پیشگوئی جو آیت صراط الذین انعمت علیہم سے متنبط ہوتی ہے وہ اکمل

اور اتم طور پر پوری ہو جائے۔ اور کوئی گروہ ان میں سے ان یودیوں کے رنگ میں ظاہر ہوگا۔ جن
 پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لعنت کی تھی۔ اور وہ غدا اب اپنی میں بننا ہوئے تھے۔ تا وہ پیشگوئی جو
 آیت غیب المغنوب علیہم سے متنبط ہوتی ہے۔ ظہور پذیر ہو۔ اور کوئی گروہ ان میں سے عیسائیوں
 کے رنگ میں ہو جائے گا۔ عیسائی بن جائیگا۔ جو خدا کی رہنمائی سے بوجہ اپنی شر بخوری اور باحت اور
 فسق و فجور کے نصیب ہو گئے۔ تا وہ پیشگوئی جو آیت ولا الضالین سے مترشح ہو رہی ہے۔ ظاہر ہو
 جائے۔ اور چونکہ یہ بات مسلمانوں کے عقیدہ میں داخل ہے۔ کہ آخری زمانہ میں ہزار ہا مسلمان کھلانے
 والے یودی صفت ہو جائیں گے۔ اور قرآن شریف کے کئی ایک مقامات میں بھی یہ پیشگوئی موجود ہے
 اور صد ہا مسلمانوں کا عیسائی ہو جانا یا عیسائیوں کی سی بے قید اور آزاد زندگی اختیار کرنا خود شہود
 اور محسوس ہو رہی ہے۔ بلکہ بہت سے لوگ مسلمان کہلاتے ہیں۔ ایسے ہیں۔ کہ وہ عیسائیوں کی
 طرز معاشرت پسند کرتے ہیں۔ اور مسلمان کہلا کر نماز روزہ اور حلال حرام کے احکام کو بری نفرت کی
 نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور یہ دونوں فرقے یودی صفت اور عیسائی صفت اس ملک میں پھیلے ہوئے
 نظر آتے ہیں۔ سو یہ دو پیشگوئیاں سورہ فاتحہ کی تو تم پوری ہوتے دیکھ چکے ہو۔ اور چشم خود مشاہدہ
 کر چکے ہیں۔ کہ کس قدر مسلمان یودی صفت اور کس قدر عیسائیوں کے لباس میں ہے۔ تو اب تیسری
 پیشگوئی خود ماننے کے مطابق ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں نے یودی عیسائی بننے سے یہود نصاریٰ کی بدی کا
 حصہ لیا۔ ایسا ہی ان کا حق تھا۔ کہ بعض افراد ان کے ان مقدس لوگوں کے مرتبہ اور مقام سے بھی
 حصہ لیں۔ جو بنی اسرائیل کے گذر چکے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ پر بدظنی ہے۔ کہ اس نے مسلمانوں کو یہود و
 نصاریٰ کی بدی کا حصہ دار ٹھہرا دیا ہے۔ یہاں تک کہ ان کا نام یہود بھی ٹھہرا دیا۔ مگر ان کے رسولوں
 اور نبیوں کے مراتب میں سے اس امت کو کوئی حصہ نہ دیا۔ پھر یہ امت خدا تعالیٰ کے وجہ سے ہوئی بلکہ
 مشرک الامم ہوئی۔ کہ ہر ایک نمونہ شر کا ان کو ملا۔ مگر نیکی کا نمونہ نہ ملا۔ کیا نہ وہ نہیں کہ اس امت کا بھی
 کوئی نبیوں اور رسولوں کے رنگ میں نظر آوے۔ جو بنی اسرائیل کے تمام نبیوں کا وارث اور ان کا
 خلیفہ ہو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے بعید ہے۔ کہ وہ اس امت میں اس زمانہ میں ہزار ہا یودی
 صفت لوگ تو پیدا کرے۔ اور ہزار ہا عیسائی مذہب میں داخل کرے۔ مگر ایک شخص بھی ایسا ظاہر نہ
 کرے۔ جو انبیائے گذشتہ کا وارث اور ان کی لعنت کا پانے والا ہو۔ تا پیشگوئی جو آیت اعدنا المصراط
 المستقیمہ صراط الذین انعمت علیہم سے مستنبط ہوتی ہے۔ وہ بھی ایسی ہی پوری ہو جائے
 جیسا کہ یہود یودی اور عیسائی ہونے کے پیشگوئی پوری ہو گئی۔ اور جس حالت میں اس امت کو ہزار ہا

بڑے نام دیئے گئے ہیں۔ اور قرآن شریف اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ یہود ہو جانا بھی ان کے نصیب میں ہے۔ تو اس صورت میں خدا کے فضل کا خور یہ نقصان ہونا چاہیئے تھا۔ کہ جیسے گزشتہ اصرار ملی سے انہوں نے بُری چیزیں لیں۔ اسی طرح وہ نیک چیز کے بھی وارث ہوں۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں آیت اهدنا الصراط المستقیم میں بشارت دی کہ اس اُمت کے بعض افراد انبیاءؑ گذشتہ کی نعمت بھی پائیں گے۔ نہ یہ کہ نرے یہودی نہیں یا عیسائی نہیں۔ اور ان قوموں کی بدی تو لیکن مگر نیکی نہ لے سکیں۔

مرزا صاحب ابن مریم کیوں کر ہوئے

اسی کی طرف سورۃ تحریم میں بھی اشارہ کیا ہے۔ کہ بعض افراد اُمت کی نسبت فرمایا ہے۔ کہ وہ مریم صدیقہ سے مشابہت رکھیں گے۔ جس نے پارسائی اختیار کی تب اس کے رحم میں عیسیٰ کی روح پھونکی گئی۔ اور عیسیٰ اس سے پیدا ہوا۔ اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ تھا۔ کہ اس میں ایک شخص ہو گا۔ کہ پہلے مریم کا مرتبہ اس کو ملے گا۔ پھر اس میں عیسوی کی روح پھونکی جاوے گی تب مریم میں سے عیسیٰ نکل آئے گا۔ یعنی وہ مریمی صفات سے عیسوی صفات کی طرف منتقل ہو جائیگا گویا مریم ہونے کی صفت نے عیسیٰ ہونے کا بچہ دیا۔ اور اس طرح پر وہ ابن مریم کہلائیگا۔ جیسا کہ براہین احمدیہ میں اول میرا نام مریم رکھا گیا۔ اور اسی طرف اشارہ ہے۔ الہام صفحہ ۲۲۱۔ اور وہ یہی کہ اِنِّی لَکَ هٰذَا۔ یعنی مے مریم تو نے یہ نعمت کہاں سے پائی۔ اور اسی کی طرف اشارہ ہے صفحہ ۲۲۲ میں یعنی اس الہام میں کہ هٰذَا الْبَلَدُ بِحِذِّ عَالِ الْخَلَّةِ۔ یعنی اے مریم کھجور کے تنا کو ہلا۔ اور پھر اس کے بعد صفحہ ۹۶ میں براہین احمدیہ میں یہ الہام ہے۔ یا صریحہم اسکت انت و زوجک الجنة نفخت فیدک من لدنی روح الصدق۔ یعنی مے مریم تو مع اپنے دوستوں کے بہشت میں داخل ہو۔ میں نے تجھ میں اپنے پاس سے صدق کی روح پھونک دی۔ خدا نے اس آیت میں میرا نام روح الصدق رکھا یہ اس آیت کے مقابل پر ہے۔ کہ نفخنا فیہ من روحنا۔ پس اس جگہ گویا استعارہ کے رنگ میں مریم کے پیٹ میں عیسیٰ کی روح جا پڑی۔ جس کا نام روح الصدق ہے۔ پھر سب کے آخر صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ میں وہ عیسیٰ جو مریم کے پیٹ میں تھا۔ اس کے پیدا ہونے کے بارہ میں یہ الہام ہوا۔ یا عیسیٰ اِنِّی متوفیک و افعاک ایت و مضمرک من الذین کفروا و اوجاع الذین انبوا فوق الذین کفروا الی یوم القیامہ۔ اس جگہ میرا نام عیسیٰ رکھا گیا۔ اور اس الہام نے ظاہر کیا۔

کہ وہ عیسیٰ پیدا ہو گیا۔ جس کے روح کا نفع صفحہ ۴۹۶ میں ظاہر کیا تھا۔ پس اس لحاظ سے میں عیسیٰ ابن مریم کہلایا۔ کیونکہ میری عیسوی حیثیت مریمی حیثیت سے خدا کے نفع سے پیدا ہوئی۔ دیکھو صفحہ ۵۵۶ برائین احمدیہ۔ اور اسی واقعہ کو سورہ تحریم میں بطور پیشگوئی کمال تصریح سے بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم اس امت میں اس طرح پیدا ہو گا۔ کہ پہلے کوئی فرد اس امت کا مریم بنایا جائے گا۔ اور پھر بعد اس کے اس مریم میں عیسیٰ کی روح پھونک دی جائیگی۔ پس وہ مرتبت... کے رحم میں ایک مدت تک پرورش پا کر عیسیٰ کی روحانیت میں تولد پائے گا۔ اور اس طرح پر وہ عیسیٰ بن مریم کہلائے گا۔ یہ خبر محمدی ابن مریم کے بارہ میں ہے۔ جو قرآن شریف یعنی سورہ تحریم میں اس آیت زمانہ سے تیرہ سو برس پہلے بیان کی گئی ہے۔ اور پھر برائین احمدیہ میں سورہ التحریم کی ان آیات کی خدا تعالیٰ نے خود تفسیر فرمادی ہے۔ قرآن شریف موجود ہے۔ ایک طرف قرآن شریف کو یاد رکھو۔ اور ایک طرف برائین کو اور پھر انصاف اور عقل سے تقویٰ سے سوچو۔ کہ وہ پیشگوئی جو سورہ تحریم میں تھی۔ یعنی یہ کہ اس امت میں بھی کوئی فرد ابن مریم کہلایا جائے گا۔ اور پھر مریم سے عیسیٰ بنایا جائے گا۔ گویا اس میں سے پیدا ہو گا۔ وہ کس رنگ میں برائین احمدیہ کے الہامات سے پورٹی ہوئی۔ کیا یہ انسان کی قدرت ہے۔ کیا یہ میرے اختیار میں ہے۔ اور کیا میں اس وقت موجود تھا۔ جب کہ قرآن شریف نازل ہو رہا تھا۔ تا میں عرض کرتا۔ کہ مجھے ابن مریم بنانے کے لئے کوئی آیت اتاری جائے۔ اور اس اعتراض سے مجھے سبکدوش کیا جاوے۔ کہ تمہیں کیوں ابن مریم کہا جائے۔ اور کیا آج سے میں بائیس برس پہلے بنے ہوں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ میری طرف سے یہ منصوبہ ہو سکتا تھا۔ کہ میں اپنی طرف سے الہام تراش کر اول اپنا نام مریم رکھتا ہوں۔ اور پھر آگے چل کر افتراء کے طو پر یہ الہام بناتا۔ کہ پہلے زمانہ کی مریم کی طرح مجھ میں بھی عیسیٰ کی روح پھونکی گئی اور پھر آخر کار صفحہ ۵۵۶ برائین احمدیہ میں یہ لکھ دیتا۔ کہ اب میں مریم عیسیٰ بن گیا۔ اے عزیزو! غور کرو۔ اور خدا سے ڈرو۔ ہرگز یہ انسان کا فعل نہیں۔ یہ باریک اور دقیق حکمتیں انسان کے فہم اور قباس سے بالاتر ہیں۔

امرا کو نصیحت

اے امیرو اور بادشاہو! اور دولت مندو! آپ لوگوں میں سے ایسے بہت ہی کم ہیں۔ جو خدا سے ڈرتے اور اس کی راہوں میں رہتے ہیں۔ اکثر ایسے ہیں۔ کہ دنیا کے ملک

اور دنیا کے ملک سے دل ٹکائے ہیں۔ اور پھر اسی میں عمر بسر کرتے ہیں۔ اور موت کو یاد نہیں رکھتے۔ ہر ایک امیر جو نماز نہیں پڑھتا۔ اور خدا سے لاپرواہ ہے۔ اس کے تمام نوکروں چاکروں کا گناہ اس کی گردن پر ہے۔ ہر ایک امیر جو شراب پیتا ہے۔ اس کی گردن پر ان لوگوں کا بھی گناہ ہے۔ جو اس کے ماتحت ہو کر شراب میں شریک ہیں۔ اسے عقلمند و ایہ دنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں۔ تم نبھیل جاؤ۔ تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو۔ ہر ایک نشہ کے چیز کو ترک کرو۔ انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں۔ بلکہ افیون کا بچا۔ چرس۔ بھنگ۔ ٹاڈی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت کر لیا جاتا ہے۔ وہ دماغ کو خراب کرنا اور آخر کار ہلاک کرتا ہے۔ سو تم اس سے بچو۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیوں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو۔ جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزار ہا تمہارے جیسے نشہ کے عادی اس دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں۔ اور آخرت کا عذاب الگ ہے۔ پرہیزگار انسان بن جاؤ۔ تاکہ تمہاری عمریں زیادہ ہوں۔ اور تم خدا سے برکت پاؤ۔ حد سے زیادہ قیامتی میں بسر کرنا لغتی زندگی ہے۔ خدا سے زیادہ بدخلق اور بے رحم کسی زندگی ہے۔ خدا سے زیادہ خدایا اس کے بندوں کی بہرہ رزی سے نا پرور ہونا لغتی زندگی ہے۔ ہر ایک امیر خدا کے حقوق اور انسانوں کے حقوق سے ایسا ہی پوچھا جاٹے گا۔ جیسا کہ ایک فقیر بلکہ اس سے زیادہ۔ پس کیا بد قسمت وہ شخص ہے۔ جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کر کے بکلی خدا سے منہ پھیر لیتا ہے۔ اور خدا کے حرام کو ایسی بیباکی سے استعمال کرتا ہے۔ کہ گویا وہ حرام اس کے لئے حلال ہے۔ غصہ کی حالت میں دیوانوں کی طرح کسی کو گالی کسی کو زخمی اور کسی کو قتل کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور شہوات کے جوش میں بیبیائی کے طریقوں کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ سو وہ سچی خوشحالی کو نہیں پائے گا۔ یہاں تک کہ مرے گا۔ اسے عزیز و اقارب قھوڑے دے کر اس کے لئے دنیا میں آئے ہو۔ اور وہ بھی بہت کچھ گزر چکی ہے۔ سو اپنے مولے کو ناراض مت کرو۔ ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زیر دست ہو اگر تم سے ناراض ہو۔ تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے۔ پس تم سوچ لو۔ کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیونکر بچ سکتے ہو۔ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے تنقی ٹھہر جاؤ۔ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا۔ اور وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا۔ اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے۔ تم پر قابو نہیں پائے گا۔ ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں۔ اور تم دشمنوں سے ڈر کر یا اور آفات میں مبتلا ہو کر بے قراری سے زندگی بسر کرو گے۔ اور تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم سے اور غصہ کے ساتھ گزریں گے۔ خدا ان لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے۔ جو اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ سو خدا کی طرف آ جاؤ اور ہر ایک

مخافت اس کی چھوڑ دو۔ اور اس کے فرائض میں سستی نہ کرو۔ اور اس کے بندوں پر پھونکنا ہاتھ سے ظلم مت کرو۔ اور آسمانی تہر اور غضب سے ڈرتے رہو۔ کہ یہی راہ نجات کی ہے۔

گدی نشینوں کو نصیحت

ایسا ہی اس ملک کے گدی نشین اور پیرزادے دین سے ایسے بے تعلق اور اپنی بدعتا میں ایسے دن رات مشغول ہیں۔ کہ ان کو اسلام کی مشکلات اور آفات کی کچھ بھی خبر نہیں۔ ان کی مجال میں اگر جاؤ۔ تو بجائے قرآن شریف اور کتب حدیث کے طرح طرح کے طنبورے اور سازنگیاں اور ڈھولکیاں اور قوال وغیرہ اسباب بدعات نظر آئیں گے۔ اور پھر باوجود اس کے سببانوں کے پیشوا ہونے کا دعویٰ اور اتباع نبوی کی لاف زنی اور بعض ان میں سے عورتوں کا لباس پہنتے ہیں۔ اور ہاتھوں میں مہندی لگاتے ہیں۔ اور چوڑیاں پہنتے ہیں۔ اور قرآن شریف کی نسبت اشعار پڑھنا اپنی مجلسوں میں پسند کرتے ہیں۔ یہ ایسے پرانے ڈنگا رہیں۔ جو خیال میں نہیں آسکتا۔ کہ دور ہو سکیں تاہم خدا تعالیٰ اپنی قدرتیں دکھائے گا۔ اور اسلام کا حاشی ہو گا۔

احمدیوں کو عقائد

تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے۔ کہ قرآن شریف کو مجبور کی طرح نہ چھوڑو کہ تمہاری اسی میں بقدر کی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے۔ وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے۔ ان کو آسمان پر مقدم رکھا جاوے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں۔ مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول شفیع نہیں۔ مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو۔ کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے بنی کے ساتھ رکھو۔ اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو۔ کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی۔ بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے۔ وہ جو یقین رکھتا ہے کہ خدا پرست ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔ اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے۔ اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا۔ کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ مگر یہ یہ گزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔ اور اس کے

ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے۔ کہ اس کے اخافہ تشریفی اور روحانی کو قیامت
 تک جاری رکھا۔ اور آخر کار اس کی روحانی فیض رسانی سے اس مسیح موعود کو دنیا میں بھیجا۔ جس کا آنا
 اسلامی عمارت کی تکمیل کے لئے ضروری تھا۔ کیونکہ ضرور تھا۔ کہ یہ دنیا ختم نہ ہو۔ جب تک کہ محمدی سلسلہ
 کے لئے ایک مسیح روحانی رنگ کا نہ دیا جاتا۔ جیسا کہ موسوی سلسلہ کے لئے دیا گیا تھا۔ اسی کی طرف
 یہ آیت اشارہ کرتی ہے کہ اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم موسیٰ نے
 وہ مناع پائی جس کو قرون اوٹی کھو چکے تھے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مناع
 پائی۔ جس کو موسیٰ کا سلسلہ کھو چکا تھا۔ اب محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کے قائم مقام ہے۔ مگر
 نشان میں ہزار ہا درجہ بڑھ کر تیل موسیٰ سے بڑھ کر اور تیشیل بن مریم بن مریم سے بڑھ کر
 اور مسیح موعود نہ صرف مدت کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی میں
 ظاہر ہوا۔ جیسا کہ مسیح ابن مریم موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا۔ بلکہ وہ ایسے وقت
 میں آیا۔ جبکہ مسلمانوں کا وہی حال تھا۔ جیسا کہ مسیح ابن مریم کے ظہور کے وقت یہودیوں کا حال
 تھا۔ سو وہ میں ہی ہوں۔ جو خدا چاہتا ہے۔ کرتا ہے۔ نادان ہے وہ جس اس سے لڑے۔ اور
 جاہل ہے۔ وہ جو اس کے مقابل پر اعتراض کرے۔ کہ یوں نہیں۔ بلکہ یوں چاہئے تھا۔ اور اس نے
 مجھے چمکنے ہوئے نشانوں کے ساتھ بھیجا ہے۔ اور دس ہزار سے بھی زیادہ ہیں۔ از آنجملہ ایک طاعون
 بھی نشان ہے۔ پس جو شخص مجھ سے سچی بیعت کرتا ہے۔ اور سچے دل سے میرا پیرو بننا ہے۔ اور
 میری اطاعت میں محو ہو کر اپنے تمام ارادوں کو چھوڑنا ہے۔ وہی ہے جو ان آفتوں کے دنوں میں
 میری روح اس کی شفاعت کریگی۔ سوائے وہ تمام لوگوں جو اپنے تیشیل میری جماعت شمار کرتے
 ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے۔ جب سچ مسیح تقویٰ کی راہوں پر قدم
 مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو۔ کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے
 ہو۔ اور اپنے روزوں کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے۔ وہ زکوٰۃ
 دے۔ اور جس پر حج۔ فرض ہو چکا ہے۔ او کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سدا کر ادا کرو۔ اور
 بدی کو ہزار ہوں کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو۔ کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ جو تقویٰ سے خالی
 ہے۔ اور ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں جڑ ضایع نہیں ہوگی۔ وہ عمل بھی ضایع نہیں
 ہوگا۔ ضرور ہے۔ کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو۔ جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان
 ہوئے۔ اور اب تمہارے لئے یہ بھی ہے۔ کہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ اگر تمہارا آسمان سے

بختہ تعلق ہے۔ جب کبھی نعم اپنا نقصان کرو گے۔ تو اپنے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہی تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اس کو مت چھوڑو۔ اور ضرور ہے کہ تم دکھ دیکھ دیتے جاؤ۔ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے نعم دلیکیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے۔ کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چلتے ہو۔ کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں۔ تو تم ماریں کھاؤ۔ اور خوش رہو۔ اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیوں دیکھو۔ اور پیوند مست توڑو۔ نعم خدا کی آخری جماعت ہو۔ سو وہ عمل نیک دیکھاؤ۔ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو نعم میں مست ہو جائے گا۔ وہ ایک گندی چیز کی طرح باہر پھینک دیا جائے گا۔ اور حسرت سے مرے گا۔ اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکیگا۔ دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں۔ کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے۔ اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے۔ لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے۔ اور اس کو چنتا ہے۔ وہ اس کے پاس آ جاتا ہے۔ جو اس کے پاس جاتا ہے۔ جو اس کو عزت دیتا ہے۔ وہ اس کو بھی عزت دیتا ہے۔

تم اپنے دلوں کو سیدھے کر کے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اس کی طرف آ جاؤ۔ کہ وہ تمہیں قبول کرے گا۔ عقیدہ کے رُوسے جو خدا تم سے چاہتا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ خدا ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے۔ اور وہ خاتم الانبیاء ہے۔ اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں۔ مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی۔ کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں۔ اور نہ شاخ اپنی بیج سے جدا ہے۔ پس جو کمال طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے۔ وہ ختم نبوت کا خصل انداز نہیں۔ جیسا کہ تم آئینہ میں اپنی شکل دیکھو۔ تو تم دونیں ہو سکتے۔ بلکہ ایک ہی ہو۔ اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہیں۔ صرف ظل اور اصل کا فرق ہے۔ سو اب اسی خدا نے مسیح موعود میں چاہا یہی بھی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا۔ یعنی وہ میں ہی ہوں۔ اور اس میں دورنگی نہیں آئی۔ اور تم یقیناً سمجھو۔ کہ عیسیٰ ابن مریم فوت ہو گیا ہے۔ اور کشمیر سری نگر محلہ خانیار میں اس کی قبر ہے۔ خدا قلعے نے اپنی کتاب عزیز میں اس کے مرجانے کی خبر دی ہے۔ اور اگر اس آیت کے اور معنی ہیں۔ تو عیسیٰ بن مریم کی موت کی قرآن میں کہاں خبر ہے۔ مرنے کے متعلق جو آیتیں ہیں۔ اگر وہ اور معنی کہتی ہیں۔ کہ ہمارے مخالف سمجھتے ہیں۔ تو گویا قرآن نے اس کے مرنے کا کہیں ذکر نہیں کیا۔ وہ کسی وقت مرے گا۔ خدا نے ہمارے نبی کے مرنے کی خبر دی۔ مگر سارے قرآن میں عیسیٰ

کے مرنے کی خبر دی۔ اس میں کیا راز ہے۔ اور اگر کہو کہ عیسیٰ کے مرنے کی اس آیت میں خبر ہے۔ کہ
 فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم۔ سو یہ آیت تو صاف دلالت کرتی ہے۔ کہ وہ عیسائیوں
 کے بگڑنے سے پہلے مر چکے ہیں۔ غرض اگر آیت فلما توفیتنی کے یہ معنی ہیں۔ کہ مع جسم زندہ عیسیٰ
 کو آسمان پر اٹھا لیا۔ تو کیوں خدا نے ایسے شخص کی موت کا سامنے قرآن میں ذکر نہیں کیا۔ جس
 کی زندگی کے خیال نے لاکھوں کو ہلاک کر دیا۔ گویا خدا نے اس کو ہمیشہ کے لئے اس لئے زندہ رہنے
 دیا۔ تاکہ لوگ مشرک اور بدین ہو جائیں۔ اور گویا یہ لوگوں کی غلطی نہیں۔ بلکہ خدا نے یہ سب کچھ
 کیا۔ تاکہ لوگوں کو گمراہ کرے۔ خوب یاد رکھو۔ کہ بجز موت مسیح صلیبی عقیدہ پر موت نہیں آسکتی سو اس
 سے فائدہ کیا۔ کہ برخلاف تعلیم قرآن اس کو زندہ سمجھا جائے۔ اس کو مرنے دو۔ تا یہ دین زندہ ہو۔
 خدا نے اپنے قول سے مسیح کی موت ظاہر کی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات
 اس کو مردوں میں دیکھ لیا۔ اب بھی تم ماننے میں نہیں آتے۔ یہ کیسا ایمان ہے۔ کیا انسانوں کی دلچسپی
 کو خدا کی کلام پر مقدم رکھتے ہو۔ یہ کیا دین ہے۔ اور ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف گواہی
 دی۔ کہ میں نے مردہ روحوں میں عیسیٰ کو دیکھا۔ بلکہ خود مر کر یہ بھی ظاہر کر دیا۔ کہ اس سے پہلے کوئی
 زندہ نہیں رہا۔ پس ہمارے مخالف جیسا کہ قرآن کو چھوڑتے ہیں۔ ویسا ہی سنت کو بھی چھوڑتے ہیں
 کیونکہ مرنا ہمارے نبی کی سنت ہے۔ اگر عیسیٰ زندہ تھا۔ تو مرنے میں ہمارے رسول کی بیعتی تھی۔
 سو تم قبل سنت ہو۔ اور نہ اہل قرآن۔ جب تک عیسیٰ کی موت کے قابل نہ ہو۔ اور میں حضرت عیسیٰ
 کی شان کا منکر نہیں۔ گو خدا نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے لیکن
 تاہم میں مسیح ابن مریم کی بہت عزت کرتا ہوں۔ کیونکہ میں روحانیت کے رو سے اسلام میں خاتم
 الانبیاء ہوں۔ جیسا کہ مسیح ابن مریم اسرائیلی سلسلہ کے لئے خاتم الانبیاء تھا۔ موسیٰ کے سلسلہ میں
 ابن مریم مسیح موعود تھا۔ اور محمدی سلسلہ میں مسیح موعود ہوں۔ سو میں اس کی عزت کرتا ہوں جس
 کا ہنام ہوں۔ اور منہ اور مفتی ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے۔ کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں
 کرتا۔ بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں۔ کیونکہ پانچوں ایک
 ہی ماں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیرہ کو بھی مقدم سمجھتا
 ہوں۔ کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے بیٹے ہیں۔ اور مریم کی وہ شان ہے۔ جس نے ایک
 مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح
 کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ برخلاف تعلیم تو ریت عین میں کیوں نکاح کیا گیا۔ اور

بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناسخ ٹوڑا گیا۔ اور نقد و ازدواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف بخار کی پہلی بیوی کے ہونیکے پھر مریم کیوں راضی ہوئی۔ کہ یوسف بخار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے۔ نہ قابل اعتراض :

احمدیوں کے فرائض

تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو۔ کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے۔ اور اس کی توجید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔ اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو۔ اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو۔ گواہنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو۔ گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حنیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ۔ ناقبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں۔ مگر وہ اندر سے بھیڑیے ہیں۔ بت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں۔ مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اس کی حیناب میں قبول نہیں ہو سکتے۔ جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو۔ نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو۔ نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو۔ نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو۔ اور تقویٰ اختیار کرو۔ اور مخلوق کی پریشانی نہ کرو۔ اور اپنے بولنے کی طرف منقطع ہو جاؤ۔ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ۔ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو۔ اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو۔ کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے۔ کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی۔ اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لغتوں سے مت ڈرو۔ کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں۔ اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں۔ بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو۔ جو آسمان سے نازل ہوتی۔ اور جس پر پڑتی ہے۔ اس کی دونو جہانوں میں بیٹنی کر جاتی ہے۔ تم بیاکاری کے ساتھ اپنے نہیں بچا نہیں سکتے۔ کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کی پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اس کو دھوکہ دے سکتے ہو۔ پس تم سیدھے ہو جاؤ۔ اور صاف ہو جاؤ۔ اور پاک ہو جاؤ۔ اور کھڑے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے۔ تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دیگی۔ اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے۔ یا ریا ہے۔ یا خود پسندی ہے یا کسل ہے

توغم میں ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو۔ کہ جو کچھ مینے کرنا تھا۔ کر لیا ہے۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے۔ کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے۔ اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے۔ جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو۔ اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخنو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو۔ اور باہمی ناراضگی جلنے دو۔ اور سچے ہو کہ جو ٹوٹے کی طرح تذبذب کرو۔ تا تم بننے جاؤ۔ نفسانیت کی فریبھی چھوڑ دو۔ کہ جس دروازے کے لئے کھلائے گئے ہو۔ اس میں ایک فریب انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بد قسمت وہ شخص ہے۔ جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں۔ اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو۔ کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو۔ تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ۔ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخنتا ہے۔ اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے۔ اور نہیں بخنتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔ خدا کی لعنت سے بہت خالیف رہو۔ کہ وہ قدوس اور غیور ہے۔ بدکار خدا کا قرب نہیں حاصل کر سکتا۔ شکریہ اس کا قرب نہیں حاصل کر سکتا۔ ظالم اس کا قرب نہیں حاصل کر سکتا۔ خائن اس کا قرب نہیں حاصل کر سکتا۔ اور ہر ایک جو اس کے لئے غیرت مند نہیں۔ اس کا قرب نہیں حاصل کر سکتا۔ وہ جو دنیا پر کتوں یا چوٹیوں یا گدوں کی طرح گرتے ہیں۔ اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں۔ وہ اس کا قرب نہیں حاصل کر سکتے۔ ہر ایک ناپاک دل اس سے دور ہے۔ وہ جو اس کے لئے آگ میں ہے وہ آگ سے نجات دیا جائے گا۔ وہ جو اس کے لئے روتا ہے۔ وہ ہنسے گا۔ وہ جو اس کے لئے دنیا سے توڑتا ہے۔ وہ اس کو ملے گا۔ تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو۔ تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو۔ تا آسمان پر بھی رحم ہو۔ تم سچ سچ اس کے ہو جاؤ۔ تا وہ بھی تمہارا ہو جائے۔ دنیا ہزاروں بلاؤں کی جگہ ہے۔ جن میں سے ایک طاعون بھی ہے۔ سو تم خدا سے صدق کے ساتھ منجہ مارو۔ تا یہ بلائیں تم سے دور رکھے۔ کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی جب تک آسمان سے حکم نہ ہو۔ اور کوئی آفت دور نہیں ہوتی۔ جب تک آسمان سے رحم نازل نہ ہو۔ سو تمہاری عقل نہ اسی میں ہے۔ کہ تم جڑھ کو پکڑو نہ شاخ کو۔ نہیں دوا اور تدبیر سے ممانعت نہیں ہے۔ مگر ان پر بھروسہ کرنے سے ممانعت ہے۔ اور آخر وہی ہو گا۔ جو خدا کا ارادہ ہو گا۔ اگر کوئی طاقت رکھے۔ تو توکل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھ کر ہے۔

کون احمدی جماعت سے نہیں؟

ان سب باتوں کے بعد پھر میں کہتا ہوں۔ کہ یہ مت خیال کرو۔ کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔ اور اسی کے موافق وہ تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ ہلکے فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں۔ کہ گناہ ایک زہر ہے۔ اس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے۔ اس سے بچو۔ دعا کرو۔ تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دعا کی وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا۔ بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت سے نہیں جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ وہ شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے۔ اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بد عملی سے یعنی شراب سے قمار بازی سے بد نظری سے اور خیانت سے رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے تو بہ نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص بیچکانہ نماز کا التزام نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا۔ جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا۔ اور امور معروفہ میں جو خلافِ قرآن نہیں ہیں۔ ان کی بات کو نہیں مانتا۔ اور ان کی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خیاں سے پیش آتی ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اس عہد کو جو اس نے بیعت کے وقت کیا تھا۔ کسی پہلو سے توڑتا ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص مجھے فی الواقعہ مسیح موعود و مہدی مہمود نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے طیار نہیں ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص منافعوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے۔ اور ہاں میں ہاں ملانے ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی فاسق۔ شرابی۔ خونی۔ چور۔ قمار باز خائن مرتشی۔ غاصب ظالم۔ دروغگو۔ جہاساز۔ اور ان کا ہمنشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر ہتھیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے تو بہ نہیں کرتا۔ اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر سب زہریں ہیں۔ تم ان زہروں کو کھا کر کس طرح سے بچ نہیں سکتے۔ اور ان کی دور رسنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک جو بیچ در بیچ طبیعت رکھتا ہے۔ اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے۔

وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پاسکتا۔ جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں۔ جو اپنے دلوں کو صاف کر لے ہیں۔ اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں۔ اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں۔ کہ خدا ان کو رسوا کرے۔ کیونکہ وہ خدا کے ہیں۔ اور خدا ان کا وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ احمق ہے۔ وہ دشمن جو ان کا قصد کرے۔ کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں۔ اور خدا ان کی حمایت میں ہے۔

عورتوں کو کچھ نصیحت

ہمارے اس زمانہ میں بعض خاص بدعات میں عورتیں بھی مبتلا ہے۔ وہ تعدد نکاح کے مسئلہ کو نہایت بڑی نظر سے دیکھتی ہیں۔ گویا اس پر ایمان نہیں رکھتیں۔ ان کو معلوم نہیں۔ کہ خدا کی شریعت ہر ایک قسم کا علاج اپنے اندر رکھتی ہے۔ پس اگر اسلام میں تعدد نکاح کا مسئلہ نہ ہوتا۔ تو ایسی صورتیں جو کہ مردوں کے لئے نکاح ثانی کے لئے پیش آجاتی ہیں۔ اس شریعت میں ان کا کوئی غلط علاج نہ ہوتا۔ مثلاً اگر عورت دیوانہ ہو جائے۔ یا مجذوم ہو جائے۔ یا ہمیشہ کے لئے کسی ایسی بیماری میں گرفتار ہو ہو جائے۔ جو بیکار کر دیتی ہے۔ یا اور کوئی ایسی صورت پیش آجائے۔ کہ عورت قابل رحم ہو۔ مگر بیکار ہو جاوے۔ اور مرد بھی قابل رحم کہ وہ متحیر و پر صبر نہ کر سکے۔ تو ایسی صورت میں مرد کے قومی پر یہ ظلم ہے۔ کہ ان کو نکاح ثانی کی اجازت نہ دی جاوے۔ درحقیقت خدا کی شریعت نے انہیں امور پر نظر کر کے مردوں کے لئے یہ راہ کھلی رکھی ہے۔ اور مجبور یوں کے وقت عورتوں کے لئے بھی راہ کھلی ہے۔ کہ اگر مرد بیکار ہو جاوے۔ تو حاکم کے ذریعے سے خلع کرالیں۔ جو طلاق کے قائم مقام ہے۔ خدا کی شریعت دوا فروش کی دوکان کی مانند ہے۔ پس اگر دوکان ایسی نہیں ہے۔ جس میں سے ہر ایک بیماری کی دوا مل سکتی ہے۔ تو وہ دوکان چل نہیں سکتی۔ پس غور کرو۔ کہ کیا یہ سچ نہیں کہ بعض مشکلات مردوں کے لئے ایسی پیش آجاتی ہیں۔ جن میں وہ نکاح ثانی کے لئے مضطر ہوتی ہیں۔ وہ شریعت کس کام کی جس میں کل مشکلات کا علاج نہ ہو۔ دیکھو انہیں میں طلاق کے مسئلہ کی بابت صرف زنانہ کی شرط تھی۔ اور دوسرے صداہا طرح کے اسباب جو مرد اور عورت میں جانی دشمنی پیدا کر دیتے ہیں۔ ان کا کچھ ذکر نہ تھا۔ اس لئے عیسائی قوم اس خامی کی برداشت نہ کر سکی اور آخر امریکہ میں ایک طلاق کا قانون پاس کرنا پڑا۔ سو اب سوچو۔ کہ اس قانون سے انجیل کدھر گئی۔ اور اے عورتو فکر نہ کرو۔ جو تمہیں کتاب ملی ہے۔ وہ انجیل کی طرح انسانی تصرف کی محتاج نہیں۔

اور اس کتاب میں جیسے مردوں کے حقوق محفوظ ہیں۔ عورتوں کے حقوق بھی محفوظ ہیں۔ اگر عورت مرد کے تعدد ازدواج پر ناراض ہے۔ تو وہ بذریعہ حاکم خلع کر سکتی ہے۔ خدا کا یہ فرض تھا۔ کہ مختلف صورتیں جو مسلمانوں میں پیش آنے والی تھیں۔ اپنی شریعت میں ان کا ذکر کر دیتا ہے۔ تاثر لیت ناقص نہ رہتی۔ سو تم اے عورتو! اپنے خاوندوں کے ان ارادوں کے وقت کہ وہ دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی شکایت مت کرو۔ بلکہ تم دعا کرو۔ کہ خدا تمہیں مصیبت اور ابتلا سے محفوظ رکھے۔ بیشک وہ مرد سخت ظالم اور قذیل مواخذہ ہے۔ جو دو جہیز دیں کر کے انصاف نہیں کرتا۔ مگر تم خود خدا کی نافرمانی کر کے موہ و تھرا الٹی مت بنو۔ ہر ایک اپنے کام سے پوچھا جائیگا۔ اگر تم خدا تعالیٰ کی نظر میں نیک بنو۔ تو تمہارا خاوند بھی نیک کیا جاوے گا۔ اگر شریعت نے مختلف مصالح کی وجہ سے تعدد ازدواج کو جائز قرار دیا ہے۔ لیکن قضا و قدر کا قانون تمہارے لئے کہلا ہے۔ اگر شریعت کا قانون تمہارے لئے قابل برداشت نہیں۔ تو بذریعہ دعا قضا و قدر کے قانون سے فائدہ اٹھاؤ۔ کیونکہ قضا و قدر کا قانون شریعت کے قانون پر بھی غالب آجاتا ہے۔ تقویٰ اختیار کرو۔ دنیا سے اور اس کی زینت سے بہت دل مت لگاؤ قوی فخر مت کرو۔ کسی عورت سے ٹھٹھاہنسی مت کرو۔ اپنے خاوندوں سے وہ تقاضے نہ کرو۔ جو اس کی حیثیت سے باہر ہیں۔ کوشش کرو۔ تا تم مصمم اور پاکدامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو۔ خدا کے فرایض نماز زکوٰۃ وغیرہ میں سستی مت کرو۔ اپنے خاوندوں کی دل و جان سے مطیع رہو۔ بہت ساقطہ ان کی عزت کا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ سو تم اپنی اس ذمہ داری کو ایسی عمدگی سے ادا کرو۔ کہ خدا کے نزدیک صالحات قاتلات میں گنی جاؤ۔ اسراف نہ کرو۔ اور خاوندوں کے مالوں کو بیجا طور پر خرچ نہ کرو چوری نہ کرو۔ گلہ نہ کرو۔ ایک عورت دوسری عورت یا مرد پر بہتان نہ لگاؤٹے:

(از کلمات طیبات حضرت سید موعود منقول از کتاب کشتی نوح)

پانچواں سال

الحمد للہ نعم الحمد للہ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ اب احمدی جنتری کا پانچواں سال ہے۔ اور احباب کے دل محسوس کر گئے ہیں۔ کہ اس کے ذریعہ اپنی اصلاح کے علاوہ تبلیغ محمد کو کوٹ کوٹ کر بھرا جاتا ہے۔ ماشاء اللہ اس کے ذریعہ بہت فائدے ہوتے ہیں۔ اور یہ ہاتھوں ہاتھ فروخت ہر جاتی ہے۔ اب کی دفعہ مجھ کو اس کی تعداد زیادہ چھپوٹائی پڑی ہے۔ دوستوں کو چاہیے۔ کہ اس کی اور زیادہ اشاعت نہ بڑھاویں۔

محمد یابین

ارحضرت مسیح موعود علیہ السلام

لغت ہو مفری پہ خدا کی کتاب میں عزت نہیں چڑھ رہی اسکی جناب میں
توریت میں بھی نیز کلام مجید میں بد لکھا گیا ہو رنگ معید شدید میں
کوئی اگر خدا پر کرے کچھ بھی افترا ہو گا وہ قتل ہو ہی اس جرم کی سزا
پھر یہ عجیب غفلت رب قدیر ہے وہ دیکھے ہی ایک کو کہ وہ ایسا شیر ہے
پچیس سال سہری وہ مشغول اختراع ہر دن ہر ایک رات ہی کام ہی رہا
ہر روز اپنے دل سے بنانا ہو ایک بات بد کہنا ہو یہ خدا نے کہا جنکو آج رات
پھر بھی وہ ایسے شوق کو دینا نہیں سزا گویا نہیں ہو یاد جو پیسے سے کہہ چکا
پھر یہ عجیب نرسہ کہ یہ حامیان دیں بد ایسی کو قتل کرنے کو قائل ہوں یا نہیں
کو نہ نہیں ہر ان کی مدد وقت انتظام بد تا مفری کے قتل سے قصہ ہی ہو تمام
اپنا لو اس کا وعدہ رہا سارا طاق پر رہا اور وہ کی سہی و جہد یہ بھی کچھ نہیں نظر
کیا وہ خدا نہیں ہو جو فرقان کا ہی خدا بد پھر کیوں وہ مفری کو کہہ کر اسقدر وفا
آخر یہ بات کیا ہو کہ ہے ایک مفری بد کرتا ہے ہر مقام میں اسکو خدا ہی
جب دشمن اسکو پیچ میں کوشش سے لاتے ہیں بد سو جوش اور فربہ کی تہمت لگاتے ہیں
پھر بھی وہ نامراد مقاصد میں رہتے ہیں بد جانتا ہی بے اثر وہ جو سو یاد رکھتے ہیں
ذلت میں چاہتے یہاں اکرام ہوتا ہی بد کیا مفری کا ایسا ہی انجام ہو قلم ہے
ایقوم کے سر آمدہ ای حامیان دیں بد سوچو کہ کیوں خدا نہیں دیتا بد نہیں
تم میں نہ رحم ہے نہ عدالت نہ اتفاق پس اس سبک ساتھ تمہاری نہیں خدا

افترا وعت ہے اور ہر مفری ملعون ہے

پھر لعین وہ بھی ہے جو صادق ہو کہتا تھا نقار

اطلاع - میرا ارادہ ہے کہ اب نئے سال سے میں دوکان
میں اپنے بڑے بیٹے کا نام شامل کروں گا۔ چنانچہ آئندہ پتہ اس طرح
ہو گا: حافظ حسین الحق محمد یامین ناجراں قادیان

اسیاد	تواری	بیت	بیت	بیت	بیت	بیت	بیت	بیت	بیت
اتوار	۱	۲	۱۱	۱۷	۱۸				
پیر	۲	۳	۱۲	۱۸	۱۹				
منگل	۳	۴	۱۳	۱۹	۲۰				
بدھ	۴	۵	۱۴	۲۰	۲۱				
جمعرات	۵	۶	۱۵	۲۱	۲۲				
جمعہ	۶	۷	۱۶	۲۲	۲۳				
ہفتہ	۷	۸	۱۷	۲۳	۲۴				
اتوار	۸	۹	۱۸	۲۴	۲۵				
پیر	۹	۱۰	۱۹	۲۵	۲۶				
منگل	۱۰	۱۱	۲۰	۲۶	۲۷				
بدھ	۱۱	۱۲	۲۱	۲۷	۲۸				
جمعرات	۱۲	۱۳	۲۲	۲۸	۲۹				
جمعہ	۱۳	۱۴	۲۳	۲۹	۳۰				
ہفتہ	۱۴	۱۵	۲۴	۳۰	۳۱				
اتوار	۱۵	۱۶	۲۵	۳۱	۳۲				
پیر	۱۶	۱۷	۲۶	۳۲	۳۳				
منگل	۱۷	۱۸	۲۷	۳۳	۳۴				
بدھ	۱۸	۱۹	۲۸	۳۴	۳۵				
جمعرات	۱۹	۲۰	۲۹	۳۵	۳۶				
جمعہ	۲۰	۲۱	۳۰	۳۶	۳۷				
ہفتہ	۲۱	۲۲	۳۱	۳۷	۳۸				
اتوار	۲۲	۲۳	۳۲	۳۸	۳۹				
پیر	۲۳	۲۴	۳۳	۳۹	۴۰				
منگل	۲۴	۲۵	۳۴	۴۰	۴۱				
بدھ	۲۵	۲۶	۳۵	۴۱	۴۲				
جمعرات	۲۶	۲۷	۳۶	۴۲	۴۳				
جمعہ	۲۷	۲۸	۳۷	۴۳	۴۴				
ہفتہ	۲۸	۲۹	۳۸	۴۴	۴۵				
اتوار	۲۹	۳۰	۳۹	۴۵	۴۶				
پیر	۳۰	۳۱	۴۰	۴۶	۴۷				
منگل	۳۱	۳۲	۴۱	۴۷	۴۸				

خدا کا خوف

خدا کے خوف آدم میں سما جا : جو مانیہا کا خطرہ ہے مٹا جا
 بہر حال تو ہو نگران میرا : میرے ہر عضو پر پیرا بٹھا جا
 تو ہر نیکی کی جڑ اسے اتقا ہے : میرے دل میں تو اس جڑ کو لگا جا
 ستا ہے مجھے یہ نفس کج رائے : تو اس ٹھٹھے کو خود سیدھا بنا جا
 تمیز و نیک و بد کا سب سے جگڑا : تو اگر در بیان جھگڑا مٹا جا
 تیرے آنے سے ہے اس وحفاظت : کھلے درہیں میرے گھر کے تو آ جا
 میرے گھر پر ہو تیری بادشاہی : خدا کے نام کا سکہ بٹھا جا
 میرے گھر سے تو ہر ظلمت کو کر دور : چراغ نور ایمان کو جلا جا
 عزیزوں کا محافظ ہو تو ہر دم : توان کو خواب غفلت سے جگا جا
 اہیں ہر دم تیرے دامن سے بستہ : دلوں میں انکے لگن اپنی لگا جا
 میری اولاد کو تو راہنما ہو : انہیں راہ سلامت پر چلا جا
 تیرے آنے سے باطل بھاگتا ہے : طریقہ پاس حق کا تو بتا جا
 جو تجھ سے دور ہیں ہوں دور تجھ سے : جو تیرے ہیں مجھے ان سے ملا جا
 مبارک ہے جو تیرا ہم نشین ہے : تو میرا ہم نشین اس کو بنا جا
 خدا کی حمد میں حائد ہو مشغول : تو اگر اس کو وعظ ایسا سنا جا

در زمین فارسی

خاکسار نے بحمد للہ مکمل طور پر در زمین فارسی کو چار سال میں
 مرتب کر کے نہایت خوبصورت لکھائی چھپائی کے ساتھ چھاپ دیا
 ہے یہ سبھی در زمینوں سے اس میں پونے دو سو اشعار زائد ہیں اور
 کاغذ نہایت اعلیٰ لگایا گیا ہے۔ باوجود سواد و سوسمفحات سے
 زائد ہونے کے اور عمدہ لکھائی چھپائی ہونے کے قیمت صرف

بارہ آنہ ۱۲ :۰

پیر	۱	۲	۱۱	۲۰	۱۹
منگل	۲	۴	۱۲	۲۱	۳۰
بدھ	۳	۵	۱۳	۲۲	۳۱
جمعرات	۴	۶	۱۴	۲۳	۳۲
جمعہ	۵	۷	۱۵	۲۴	۳۳
ہفتہ	۶	۸	۱۶	۲۵	۳۴
اتوار	۷	۹	۱۷	۲۶	۳۵
پیر	۸	۱۰	۱۸	۲۷	۳۶
منگل	۹	۱۱	۱۹	۲۸	۳۷
بدھ	۱۰	۱۲	۲۰	۲۹	۳۸
جمعرات	۱۱	۱۳	۲۱	۳۰	۳۹
جمعہ	۱۲	۱۴	۲۲	۳۱	۴۰
ہفتہ	۱۳	۱۵	۲۳	۳۲	۴۱
اتوار	۱۴	۱۶	۲۴	۳۳	۴۲
پیر	۱۵	۱۷	۲۵	۳۴	۴۳
منگل	۱۶	۱۸	۲۶	۳۵	۴۴
بدھ	۱۷	۱۹	۲۷	۳۶	۴۵
جمعرات	۱۸	۲۰	۲۸	۳۷	۴۶
جمعہ	۱۹	۲۱	۲۹	۳۸	۴۷
ہفتہ	۲۰	۲۲	۳۰	۳۹	۴۸
اتوار	۲۱	۲۳	۳۱	۴۰	۴۹
پیر	۲۲	۲۴	۳۲	۴۱	۵۰
منگل	۲۳	۲۵	۳۳	۴۲	۵۱
بدھ	۲۴	۲۶	۳۴	۴۳	۵۲
جمعرات	۲۵	۲۷	۳۵	۴۴	۵۳
جمعہ	۲۶	۲۸	۳۶	۴۵	۵۴
ہفتہ	۲۷	۲۹	۳۷	۴۶	۵۵
اتوار	۲۸	۳۰	۳۸	۴۷	۵۶
پیر	۲۹	۳۱	۳۹	۴۸	۵۷
منگل	۳۰	۳۲	۴۰	۴۹	۵۸
بدھ	۳۱	۳۳	۴۱	۵۰	۵۹

خدا و رفیق رفیق فان الرفق الخیر

(الہام حضرت سید موعود)

اس دہام میں تمام جماعت کے لئے تعلیم ہے۔ کہ اپنی بیویوں سے رفیق اور نرمی کے ساتھ پیش آویں۔ وہ ان کی کینز کیں نہیں ہیں۔ درحقیقت نکاح مرد اور عورت کا باہم ایک معاہدہ ہے۔ پس کوشش کرو۔ کہ اپنے معاہدہ میں دغا باز نہ ٹھیرو۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ وعاشروہن بالمصروف۔ یعنی اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سوک کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ اور حدیث میں ہے بخیر لاھلہ۔ یعنی تم میں سے اچھا وہی ہے۔ جو اپنی بیوی سے اچھا ہے سوروحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیک کرو۔ ان کیلئے دعا کرتے رہو۔ اور طلاق سے پرہیز کرو۔ کیونکہ نہایت بد خدا کے نزدیک وہ شخص ہے۔ جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے۔ جس کو خدا نے جوڑا ہے۔ اس کو ایک گندے برتن کی طرح جلد مت

(از ابنین جلد ۳ صفحہ ۳۸)

احمدی مبلغ توجہ کریں

اب بننا احمد رسول اللہ کے پیرو مجھے :۔ کیا ارادہ کرتا دیں کی اشاعت کیلئے تم میں ہر کوئی؟ جو لٹہ چھوڑ دیا پاٹن :۔ باندھ کے کٹی گئے ہیں حق کی نظر کیلئے تم میں ہر کوئی؟ جو کھائے گا بیونہر کا بیل :۔ پھر بھی وہ ہمت نہ ہاری کہ شہادت کیلئے تم میں ہر کوئی؟ جو باریک کھائی پھر بھوکا رہے :۔ ایک اللہ کے لئے تو موہنی دعوت کیلئے تم میں ہر کوئی؟ جو غربت میں گزارے زندگی :۔ محض اس دین خداوندی کی غربت کیلئے تم میں ہر کوئی؟ نہیں حضرت عبداللطیف :۔ جو بنے مظلوم پھر حق کی شہادت کیلئے احمدی مبلغ کے لیے نام لیوا ہیں بہت :۔ رنگ ہر اکسلی لیکن اس جماعت کیلئے

بیماری	بیماری	بیماری	بیماری	بیماری	بیماری
جوان ۱۹۲۲ء	جوان ۱۹۲۳ء	جوان ۱۹۲۴ء	جوان ۱۹۲۵ء	جوان ۱۹۲۶ء	جوان ۱۹۲۷ء
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱۹	۲۱	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۲۰	۲۲	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
۲۱	۲۳	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۲۲	۲۴	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۲۳	۲۵	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶
۲۴	۲۶	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
۲۵	۲۷	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
۲۶	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲
۲۷	۲۹	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴
۲۸	۳۰	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۲۹	۳۱	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸
۳۰	۳۲	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰
۳۱	۳۳	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲
۳۲	۳۴	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴
۳۳	۳۵	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶
۳۴	۳۶	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸
۳۵	۳۷	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰
۳۶	۳۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲
۳۷	۳۹	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴
۳۸	۴۰	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶
۳۹	۴۱	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸
۴۰	۴۲	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰
۴۱	۴۳	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲
۴۲	۴۴	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴
۴۳	۴۵	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶
۴۴	۴۶	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸
۴۵	۴۷	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰
۴۶	۴۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲
۴۷	۴۹	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴
۴۸	۵۰	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶
۴۹	۵۱	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸
۵۰	۵۲	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰
۵۱	۵۳	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲
۵۲	۵۴	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴
۵۳	۵۵	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶
۵۴	۵۶	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸
۵۵	۵۷	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰
۵۶	۵۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲
۵۷	۵۹	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴
۵۸	۶۰	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶
۵۹	۶۱	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸
۶۰	۶۲	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰

۱۹۰۵ء

منقول از اخبار الحکم جلد ۹ نمبر ۲ صفحہ ۲۳ مورخہ ۳ جون

(پرفانی نظم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی)

پڑھ لیا قرآن عبدالحی نے بہ خوش بہت ہیں آج سب چھوٹے بڑے
ایسی چھوٹی عمر میں ختم قرآن پڑھ کر نظیریں ایسی ملتی ہیں یہاں
مولوی صاحب مبارک آپ کو پڑھ اور عبدالحی کے استاد کو
جس نے محنت کی شب روز کی سب سے پڑھایا اسکو قرآن پانچویں صفحہ
عبدبارک مددی مسعود کو پڑھ کیوں خوش رہے نہ پڑھ کر اس کو ہو
جسکی سچائی کا یہ ایک نشان ہے ہاں یہ سارا اجاں
اے خدا تو نے جو یہ لڑکا دیا پڑھ کر اسے سب خوبیاں بھی اب عطا
یا الہی عمر طبعی اس کو دے پڑھ کر اسے محفوظ رنج و درد سے
ہو یہ سرشار الفت دیں میں ہمام پڑھ کر اسے کونین میں توشا و کام
خوف سے تیرے راجہ دل پر خطر پڑھ کر پیچھے اس کو اہل دنیا سے نہ شر
مربانی کی تو اس پر رکھ نظر و کرم عنایت اسے توشا و کام
دین دنیا میں بڑا ہو مرتبہ پڑھ کر وصحت بھی اسے تو کر عطا
تیرا ولدادہ ہو دیں پر ہو خدا پڑھ کر عطا عشق احمد مختار کا
غیرت دینی ہو اس میں اس قدر پڑھ کر اسے دیں کے ہو یہ سب سے
ہے میری آخر میں یہ یارب دعا پڑھ کر اسے توشا و کام

نئے قطعات

وفات مسیح ناصری۔ اس قطعہ کے درمیان میں وفات مسیح کی
جلی قلم سے چھ قرآنی آیتیں اور حاشیہ پر وفات مسیح کی چار حدیثیں
درج ہیں۔ فی قطعہ ۱۔ صداقت مسیح موعود۔ اس قطعہ میں
حضرت مرزا صاحب کی صداقت قلم سے چھ قرآنی آیتیں اور حاشیہ پر
چار حدیثیں آپ کے سچا ہونے کی۔ فی قطعہ ۲۔ سب سے پہلے کا پتہ
خاکسار محمد یارین تاجر کتب قادریان

صفحہ	تاریخ	تاریخ	تاریخ	تاریخ	تاریخ
۱	۵	۹	۲۲	۱۸	۱۹۰۵ء
۲	۶	۱۰	۲۳	۱۹	۱۹۰۵ء
۳	۷	۱۱	۲۴	۲۰	۱۹۰۵ء
۴	۸	۱۲	۲۵	۲۱	۱۹۰۵ء
۵	۹	۱۳	۲۶	۲۲	۱۹۰۵ء
۶	۱۰	۱۴	۲۷	۲۳	۱۹۰۵ء
۷	۱۱	۱۵	۲۸	۲۴	۱۹۰۵ء
۸	۱۲	۱۶	۲۹	۲۵	۱۹۰۵ء
۹	۱۳	۱۷	۳۰	۲۶	۱۹۰۵ء
۱۰	۱۴	۱۸	۳۱	۲۷	۱۹۰۵ء
۱۱	۱۵	۱۹	۱	۲۸	۱۹۰۵ء
۱۲	۱۶	۲۰	۲	۲۹	۱۹۰۵ء
۱۳	۱۷	۲۱	۳	۳۰	۱۹۰۵ء
۱۴	۱۸	۲۲	۴	۳۱	۱۹۰۵ء
۱۵	۱۹	۲۳	۵	۱	۱۹۰۶ء
۱۶	۲۰	۲۴	۶	۲	۱۹۰۶ء
۱۷	۲۱	۲۵	۷	۳	۱۹۰۶ء
۱۸	۲۲	۲۶	۸	۴	۱۹۰۶ء
۱۹	۲۳	۲۷	۹	۵	۱۹۰۶ء
۲۰	۲۴	۲۸	۱۰	۶	۱۹۰۶ء
۲۱	۲۵	۲۹	۱۱	۷	۱۹۰۶ء
۲۲	۲۶	۳۰	۱۲	۸	۱۹۰۶ء
۲۳	۲۷	۳۱	۱۳	۹	۱۹۰۶ء
۲۴	۲۸	۱	۱۴	۱۰	۱۹۰۶ء
۲۵	۲۹	۲	۱۵	۱۱	۱۹۰۶ء
۲۶	۳۰	۳	۱۶	۱۲	۱۹۰۶ء
۲۷	۳۱	۴	۱۷	۱۳	۱۹۰۶ء
۲۸	۱	۵	۱۸	۱۴	۱۹۰۶ء
۲۹	۲	۶	۱۹	۱۵	۱۹۰۶ء
۳۰	۳	۷	۲۰	۱۶	۱۹۰۶ء
۳۱	۴	۸	۲۱	۱۷	۱۹۰۶ء
۳۲	۵	۹	۲۲	۱۸	۱۹۰۶ء
۳۳	۶	۱۰	۲۳	۱۹	۱۹۰۶ء
۳۴	۷	۱۱	۲۴	۲۰	۱۹۰۶ء
۳۵	۸	۱۲	۲۵	۲۱	۱۹۰۶ء
۳۶	۹	۱۳	۲۶	۲۲	۱۹۰۶ء
۳۷	۱۰	۱۴	۲۷	۲۳	۱۹۰۶ء
۳۸	۱۱	۱۵	۲۸	۲۴	۱۹۰۶ء
۳۹	۱۲	۱۶	۲۹	۲۵	۱۹۰۶ء
۴۰	۱۳	۱۷	۳۰	۲۶	۱۹۰۶ء
۴۱	۱۴	۱۸	۳۱	۲۷	۱۹۰۶ء
۴۲	۱۵	۱۹	۱	۲۸	۱۹۰۶ء
۴۳	۱۶	۲۰	۲	۲۹	۱۹۰۶ء
۴۴	۱۷	۲۱	۳	۳۰	۱۹۰۶ء
۴۵	۱۸	۲۲	۴	۳۱	۱۹۰۶ء
۴۶	۱۹	۲۳	۵	۱	۱۹۰۷ء
۴۷	۲۰	۲۴	۶	۲	۱۹۰۷ء
۴۸	۲۱	۲۵	۷	۳	۱۹۰۷ء
۴۹	۲۲	۲۶	۸	۴	۱۹۰۷ء
۵۰	۲۳	۲۷	۹	۵	۱۹۰۷ء

ثبوت وفات عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فوت ہونے کے ثبوت میں آیت
سورہ مائدہ اکوع آخری فلما توفیتی کنت انت المرقیب علیہم الخ
کی تفسیر مجمع بخاری ص ۶۶۵ وص ۶۹۳ حدیث حسب ذیل ہے۔ عن
عباس انہ یجاء برجال من امتی فیوخذونہم ذات الشمال فا
قول یارب فیقظ انک لا تدری ما احدثوا بعد وفاتک
کما قال العبد الصالح وکنت علیہم شہید اصابہم فہم فلما
توفیتی کنت انت المرقیب علیہم الخ ترجمہ یعنی قیامت کے دن بعض
لوگ میری امت میں سے آگ کی طرف لائے جائینگے۔ تب میں کہوں گا
اے میرے رب یہ تو میرے اصحاب ہیں تب کہا جاوے گا۔ کہ تجھے ان
کاموں کی خبر نہیں جو تیرے پیچھے ان لوگوں نے کئے۔ سو اس وقت
میں وہی بات کہوں گا۔ جو ایک بندے نے کہی تھی۔ یعنی مسیح ابن مریم
نے جب کہ میں کو پوچھا گیا۔ کہ کیا تو نے یہ تعلیم دی تھی۔ کہ مجھے
اور میری ماں کو خدا کر کے ماننا اور وہ بات جو میں ابن مریم کی طرح
کہوں گا۔ یہ ہے کہ میں جب تک ان میں منتظر رہا کہ وہ گواہ تھا۔ پھر
جب تو نے مجھے وفات دیدی۔ تو تو ہی ان کا نگہبان اور محافظ اور
نگران تھا۔ اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قصہ کو ایک
ہی رنگ کا قصہ قرار دیکر وہی لفظ فلما توفیتی کا اپنے حق میں استعمال
کیا ہے۔ جس سے صاف سمجھا جاتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
لفظ سے وفات ہی مراد لی ہے۔

اے اگر مرغ اذان دے تو کہو۔ اللہم الی اسئلک من فضلك

اسلامی وعظ

خدا۔ کہہ دو کہ تو کہو۔ ارحمہم رب العالمین من الشیطان الرجیم

۳۴۔ کسی کو چھینک آوے تو کہے۔ الحمد للہ۔ سننے والا کہے۔ یرحمک اللہ

چھینکنے والا جواب دے یرحمہم اللہ ویصلی علیہم بالکرم ط

اسلامی	۱۹۲۲ء	۱۹۲۳ء	۱۹۲۴ء	۱۹۲۵ء	۱۹۲۶ء	۱۹۲۷ء	۱۹۲۸ء	۱۹۲۹ء	۱۹۳۰ء
شکل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
بدھ	۱۸	۲۲	۱۱	۷	۱۸	۲۲	۱۱	۷	۱۸
جہرات	۱۹	۲۵	۱۲	۸	۱۹	۲۵	۱۲	۸	۱۹
جمعہ	۲۰	۲۶	۱۳	۹	۲۰	۲۶	۱۳	۹	۲۰
ہفتہ	۲۱	۲۷	۱۴	۱۰	۲۱	۲۷	۱۴	۱۰	۲۱
اتوار	۲۲	۲۸	۱۵	۱۱	۲۲	۲۸	۱۵	۱۱	۲۲
پیر	۲۳	۲۹	۱۶	۱۲	۲۳	۲۹	۱۶	۱۲	۲۳
شکل	۲۴	۳۰	۱۷	۱۳	۲۴	۳۰	۱۷	۱۳	۲۴
بدھ	۲۵	۳۱	۱۸	۱۴	۲۵	۳۱	۱۸	۱۴	۲۵
جہرات	۲۶	۳۲	۱۹	۱۵	۲۶	۳۲	۱۹	۱۵	۲۶
جمعہ	۲۷	۳۳	۲۰	۱۶	۲۷	۳۳	۲۰	۱۶	۲۷
ہفتہ	۲۸	۳۴	۲۱	۱۷	۲۸	۳۴	۲۱	۱۷	۲۸
اتوار	۲۹	۳۵	۲۲	۱۸	۲۹	۳۵	۲۲	۱۸	۲۹
پیر	۳۰	۳۶	۲۳	۱۹	۳۰	۳۶	۲۳	۱۹	۳۰
شکل	۳۱	۳۷	۲۴	۲۰	۳۱	۳۷	۲۴	۲۰	۳۱
بدھ	۳۲	۳۸	۲۵	۲۱	۳۲	۳۸	۲۵	۲۱	۳۲
جہرات	۳۳	۳۹	۲۶	۲۲	۳۳	۳۹	۲۶	۲۲	۳۳
جمعہ	۳۴	۴۰	۲۷	۲۳	۳۴	۴۰	۲۷	۲۳	۳۴
ہفتہ	۳۵	۴۱	۲۸	۲۴	۳۵	۴۱	۲۸	۲۴	۳۵
اتوار	۳۶	۴۲	۲۹	۲۵	۳۶	۴۲	۲۹	۲۵	۳۶
پیر	۳۷	۴۳	۳۰	۲۶	۳۷	۴۳	۳۰	۲۶	۳۷
شکل	۳۸	۴۴	۳۱	۲۷	۳۸	۴۴	۳۱	۲۷	۳۸
بدھ	۳۹	۴۵	۳۲	۲۸	۳۹	۴۵	۳۲	۲۸	۳۹
جہرات	۴۰	۴۶	۳۳	۲۹	۴۰	۴۶	۳۳	۲۹	۴۰
جمعہ	۴۱	۴۷	۳۴	۳۰	۴۱	۴۷	۳۴	۳۰	۴۱
ہفتہ	۴۲	۴۸	۳۵	۳۱	۴۲	۴۸	۳۵	۳۱	۴۲
اتوار	۴۳	۴۹	۳۶	۳۲	۴۳	۴۹	۳۶	۳۲	۴۳
پیر	۴۴	۵۰	۳۷	۳۳	۴۴	۵۰	۳۷	۳۳	۴۴
شکل	۴۵	۵۱	۳۸	۳۴	۴۵	۵۱	۳۸	۳۴	۴۵
بدھ	۴۶	۵۲	۳۹	۳۵	۴۶	۵۲	۳۹	۳۵	۴۶
جہرات	۴۷	۵۳	۴۰	۳۶	۴۷	۵۳	۴۰	۳۶	۴۷

مسائل عید الفطر

۱۔ ہر سال ایک مہینے کے ماہ رمضان میں روزوں کا رکھنا مسلمانوں پر فرض ہے۔ نماز کے بعد یہ دوسری عبادت ہے۔ اور یہی تہنی بننے کا ذریعہ ہے۔

۲۔ روزے دار نہ فرض کیے نہ جھگڑا کرے۔ اگر کوئی اس سے لڑے یا گالی دے یہ کہہ سکے کہ میرا روزہ ہے۔

۳۔ بیمار اور مسافر کیلئے حکم ہے کہ وہ اپنے روزوں کو اور دنوں میں پورا کرے۔ دن غروب ہونے اور مشرق سے شب نمودار ہونے پر روزہ کھوے۔ اور سحر کے وقت جب سیاہی غروب ہونے لگے۔ اور سفیدی دکھائی دینے لگے تو کھانا پینا بند کر دے۔ روزہ کھو سنے کی دعا یہ ہے، اللھم انی لا صمت و علی رزقک افطرت کھو ریا چھو ہارے یا پانی سے روزہ کو نوا بہتر ہے۔

۵۔ روزے کے رکھنے میں کئی فوائد ہیں۔ مثلاً مسکینوں کی حالت کا اندازہ ہونا۔ مصیبت و تکلیف کا برداشت کرنا۔ گناہوں سے بچنا فکر گزار کی خلق کرنا۔ نرمی و بردباری کا سیکھنا۔ دعاؤں کے کرنے کا عادی ہونا۔ سچی خوابوں کا آنا۔ تہجد کا دوام ہونا۔ قرآن مجید کا پڑھنا اور سننا وغیرہ۔

۶۔ رمضان میں نماز عشاء کے بعد نماز تراویح پڑھی جاتی ہے۔ یہ نماز عجات کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔ یہ نماز اصل میں تہجد ہی کی نماز ہے۔ اس کی ۵ رکعتیں ہیں۔

۷۔ رمضان کے آخر عشرہ میں مسجد میں اعتکاف بیٹھنا سنت ہے۔ معتکف مسجد کے ایک گوشہ میں پردہ ڈال کر خدا کی عبادت اور نیک باتوں میں مشغول رہے۔ قضا حاجت کے لئے باہر جا سکتا ہے۔

۸۔ رمضان کے روزے گزارنے کے دوسرے دن عید الفطر ہوتی ہے اس میں ۱۲ امر سنوں اپنی آرائش غسل کرنا۔ مسواک کرنا۔ عمدہ کپڑے پہننا۔ خوشبو لگانا۔ سویرے کھانا۔ چائے کا چہاننا۔ صدقہ فطر قبل نماز ادا کرنا۔

اسلام	۱۴۴۰ھ	۱۴۴۱ھ	۱۴۴۲ھ	۱۴۴۳ھ	۱۴۴۴ھ	۱۴۴۵ھ	۱۴۴۶ھ	۱۴۴۷ھ	۱۴۴۸ھ	۱۴۴۹ھ	۱۴۵۰ھ	۱۴۵۱ھ	۱۴۵۲ھ	۱۴۵۳ھ	۱۴۵۴ھ	۱۴۵۵ھ	۱۴۵۶ھ	۱۴۵۷ھ	۱۴۵۸ھ	۱۴۵۹ھ	۱۴۶۰ھ	۱۴۶۱ھ	۱۴۶۲ھ	۱۴۶۳ھ	۱۴۶۴ھ	۱۴۶۵ھ	۱۴۶۶ھ	۱۴۶۷ھ	۱۴۶۸ھ	۱۴۶۹ھ	۱۴۷۰ھ	۱۴۷۱ھ	۱۴۷۲ھ	۱۴۷۳ھ	۱۴۷۴ھ	۱۴۷۵ھ	۱۴۷۶ھ	۱۴۷۷ھ	۱۴۷۸ھ	۱۴۷۹ھ	۱۴۸۰ھ	۱۴۸۱ھ	۱۴۸۲ھ	۱۴۸۳ھ	۱۴۸۴ھ	۱۴۸۵ھ	۱۴۸۶ھ	۱۴۸۷ھ	۱۴۸۸ھ	۱۴۸۹ھ	۱۴۹۰ھ	۱۴۹۱ھ	۱۴۹۲ھ	۱۴۹۳ھ	۱۴۹۴ھ	۱۴۹۵ھ	۱۴۹۶ھ	۱۴۹۷ھ	۱۴۹۸ھ	۱۴۹۹ھ	۱۵۰۰ھ	۱۵۰۱ھ	۱۵۰۲ھ	۱۵۰۳ھ	۱۵۰۴ھ	۱۵۰۵ھ	۱۵۰۶ھ	۱۵۰۷ھ	۱۵۰۸ھ	۱۵۰۹ھ	۱۵۱۰ھ	۱۵۱۱ھ	۱۵۱۲ھ	۱۵۱۳ھ	۱۵۱۴ھ	۱۵۱۵ھ	۱۵۱۶ھ	۱۵۱۷ھ	۱۵۱۸ھ	۱۵۱۹ھ	۱۵۲۰ھ	۱۵۲۱ھ	۱۵۲۲ھ	۱۵۲۳ھ	۱۵۲۴ھ	۱۵۲۵ھ	۱۵۲۶ھ	۱۵۲۷ھ	۱۵۲۸ھ	۱۵۲۹ھ	۱۵۳۰ھ	۱۵۳۱ھ	۱۵۳۲ھ	۱۵۳۳ھ	۱۵۳۴ھ	۱۵۳۵ھ	۱۵۳۶ھ	۱۵۳۷ھ	۱۵۳۸ھ	۱۵۳۹ھ	۱۵۴۰ھ	۱۵۴۱ھ	۱۵۴۲ھ	۱۵۴۳ھ	۱۵۴۴ھ	۱۵۴۵ھ	۱۵۴۶ھ	۱۵۴۷ھ	۱۵۴۸ھ	۱۵۴۹ھ	۱۵۵۰ھ	۱۵۵۱ھ	۱۵۵۲ھ	۱۵۵۳ھ	۱۵۵۴ھ	۱۵۵۵ھ	۱۵۵۶ھ	۱۵۵۷ھ	۱۵۵۸ھ	۱۵۵۹ھ	۱۵۶۰ھ	۱۵۶۱ھ	۱۵۶۲ھ	۱۵۶۳ھ	۱۵۶۴ھ	۱۵۶۵ھ	۱۵۶۶ھ	۱۵۶۷ھ	۱۵۶۸ھ	۱۵۶۹ھ	۱۵۷۰ھ	۱۵۷۱ھ	۱۵۷۲ھ	۱۵۷۳ھ	۱۵۷۴ھ	۱۵۷۵ھ	۱۵۷۶ھ	۱۵۷۷ھ	۱۵۷۸ھ	۱۵۷۹ھ	۱۵۸۰ھ	۱۵۸۱ھ	۱۵۸۲ھ	۱۵۸۳ھ	۱۵۸۴ھ	۱۵۸۵ھ	۱۵۸۶ھ	۱۵۸۷ھ	۱۵۸۸ھ	۱۵۸۹ھ	۱۵۹۰ھ	۱۵۹۱ھ	۱۵۹۲ھ	۱۵۹۳ھ	۱۵۹۴ھ	۱۵۹۵ھ	۱۵۹۶ھ	۱۵۹۷ھ	۱۵۹۸ھ	۱۵۹۹ھ	۱۶۰۰ھ	۱۶۰۱ھ	۱۶۰۲ھ	۱۶۰۳ھ	۱۶۰۴ھ	۱۶۰۵ھ	۱۶۰۶ھ	۱۶۰۷ھ	۱۶۰۸ھ	۱۶۰۹ھ	۱۶۱۰ھ	۱۶۱۱ھ	۱۶۱۲ھ	۱۶۱۳ھ	۱۶۱۴ھ	۱۶۱۵ھ	۱۶۱۶ھ	۱۶۱۷ھ	۱۶۱۸ھ	۱۶۱۹ھ	۱۶۲۰ھ	۱۶۲۱ھ	۱۶۲۲ھ	۱۶۲۳ھ	۱۶۲۴ھ	۱۶۲۵ھ	۱۶۲۶ھ	۱۶۲۷ھ	۱۶۲۸ھ	۱۶۲۹ھ	۱۶۳۰ھ	۱۶۳۱ھ	۱۶۳۲ھ	۱۶۳۳ھ	۱۶۳۴ھ	۱۶۳۵ھ	۱۶۳۶ھ	۱۶۳۷ھ	۱۶۳۸ھ	۱۶۳۹ھ	۱۶۴۰ھ	۱۶۴۱ھ	۱۶۴۲ھ	۱۶۴۳ھ	۱۶۴۴ھ	۱۶۴۵ھ	۱۶۴۶ھ	۱۶۴۷ھ	۱۶۴۸ھ	۱۶۴۹ھ	۱۶۵۰ھ	۱۶۵۱ھ	۱۶۵۲ھ	۱۶۵۳ھ	۱۶۵۴ھ	۱۶۵۵ھ	۱۶۵۶ھ	۱۶۵۷ھ	۱۶۵۸ھ	۱۶۵۹ھ	۱۶۶۰ھ	۱۶۶۱ھ	۱۶۶۲ھ	۱۶۶۳ھ	۱۶۶۴ھ	۱۶۶۵ھ	۱۶۶۶ھ	۱۶۶۷ھ	۱۶۶۸ھ	۱۶۶۹ھ	۱۶۷۰ھ	۱۶۷۱ھ	۱۶۷۲ھ	۱۶۷۳ھ	۱۶۷۴ھ	۱۶۷۵ھ	۱۶۷۶ھ	۱۶۷۷ھ	۱۶۷۸ھ	۱۶۷۹ھ	۱۶۸۰ھ	۱۶۸۱ھ	۱۶۸۲ھ	۱۶۸۳ھ	۱۶۸۴ھ	۱۶۸۵ھ	۱۶۸۶ھ	۱۶۸۷ھ	۱۶۸۸ھ	۱۶۸۹ھ	۱۶۹۰ھ	۱۶۹۱ھ	۱۶۹۲ھ	۱۶۹۳ھ	۱۶۹۴ھ	۱۶۹۵ھ	۱۶۹۶ھ	۱۶۹۷ھ	۱۶۹۸ھ	۱۶۹۹ھ	۱۷۰۰ھ	۱۷۰۱ھ	۱۷۰۲ھ	۱۷۰۳ھ	۱۷۰۴ھ	۱۷۰۵ھ	۱۷۰۶ھ	۱۷۰۷ھ	۱۷۰۸ھ	۱۷۰۹ھ	۱۷۱۰ھ	۱۷۱۱ھ	۱۷۱۲ھ	۱۷۱۳ھ	۱۷۱۴ھ	۱۷۱۵ھ	۱۷۱۶ھ	۱۷۱۷ھ	۱۷۱۸ھ	۱۷۱۹ھ	۱۷۲۰ھ	۱۷۲۱ھ	۱۷۲۲ھ	۱۷۲۳ھ	۱۷۲۴ھ	۱۷۲۵ھ	۱۷۲۶ھ	۱۷۲۷ھ	۱۷۲۸ھ	۱۷۲۹ھ	۱۷۳۰ھ	۱۷۳۱ھ	۱۷۳۲ھ	۱۷۳۳ھ	۱۷۳۴ھ	۱۷۳۵ھ	۱۷۳۶ھ	۱۷۳۷ھ	۱۷۳۸ھ	۱۷۳۹ھ	۱۷۴۰ھ	۱۷۴۱ھ	۱۷۴۲ھ	۱۷۴۳ھ	۱۷۴۴ھ	۱۷۴۵ھ	۱۷۴۶ھ	۱۷۴۷ھ	۱۷۴۸ھ	۱۷۴۹ھ	۱۷۵۰ھ	۱۷۵۱ھ	۱۷۵۲ھ	۱۷۵۳ھ	۱۷۵۴ھ	۱۷۵۵ھ	۱۷۵۶ھ	۱۷۵۷ھ	۱۷۵۸ھ	۱۷۵۹ھ	۱۷۶۰ھ	۱۷۶۱ھ	۱۷۶۲ھ	۱۷۶۳ھ	۱۷۶۴ھ	۱۷۶۵ھ	۱۷۶۶ھ	۱۷۶۷ھ	۱۷۶۸ھ	۱۷۶۹ھ	۱۷۷۰ھ	۱۷۷۱ھ	۱۷۷۲ھ	۱۷۷۳ھ	۱۷۷۴ھ	۱۷۷۵ھ	۱۷۷۶ھ	۱۷۷۷ھ	۱۷۷۸ھ	۱۷۷۹ھ	۱۷۸۰ھ	۱۷۸۱ھ	۱۷۸۲ھ	۱۷۸۳ھ	۱۷۸۴ھ	۱۷۸۵ھ	۱۷۸۶ھ	۱۷۸۷ھ	۱۷۸۸ھ	۱۷۸۹ھ	۱۷۹۰ھ	۱۷۹۱ھ	۱۷۹۲ھ	۱۷۹۳ھ	۱۷۹۴ھ	۱۷۹۵ھ	۱۷۹۶ھ	۱۷۹۷ھ	۱۷۹۸ھ	۱۷۹۹ھ	۱۸۰۰ھ	۱۸۰۱ھ	۱۸۰۲ھ	۱۸۰۳ھ	۱۸۰۴ھ	۱۸۰۵ھ	۱۸۰۶ھ	۱۸۰۷ھ	۱۸۰۸ھ	۱۸۰۹ھ	۱۸۱۰ھ	۱۸۱۱ھ	۱۸۱۲ھ	۱۸۱۳ھ	۱۸۱۴ھ	۱۸۱۵ھ	۱۸۱۶ھ	۱۸۱۷ھ	۱۸۱۸ھ	۱۸۱۹ھ	۱۸۲۰ھ	۱۸۲۱ھ	۱۸۲۲ھ	۱۸۲۳ھ	۱۸۲۴ھ	۱۸۲۵ھ	۱۸۲۶ھ	۱۸۲۷ھ	۱۸۲۸ھ	۱۸۲۹ھ	۱۸۳۰ھ	۱۸۳۱ھ	۱۸۳۲ھ	۱۸۳۳ھ	۱۸۳۴ھ	۱۸۳۵ھ	۱۸۳۶ھ	۱۸۳۷ھ	۱۸۳۸ھ	۱۸۳۹ھ	۱۸۴۰ھ	۱۸۴۱ھ	۱۸۴۲ھ	۱۸۴۳ھ	۱۸۴۴ھ	۱۸۴۵ھ	۱۸۴۶ھ	۱۸۴۷ھ	۱۸۴۸ھ	۱۸۴۹ھ	۱۸۵۰ھ	۱۸۵۱ھ	۱۸۵۲ھ	۱۸۵۳ھ	۱۸۵۴ھ	۱۸۵۵ھ	۱۸۵۶ھ	۱۸۵۷ھ	۱۸۵۸ھ	۱۸۵۹ھ	۱۸۶۰ھ	۱۸۶۱ھ	۱۸۶۲ھ	۱۸۶۳ھ	۱۸۶۴ھ	۱۸۶۵ھ	۱۸۶۶ھ	۱۸۶۷ھ	۱۸۶۸ھ	۱۸۶۹ھ	۱۸۷۰ھ	۱۸۷۱ھ	۱۸۷۲ھ	۱۸۷۳ھ	۱۸۷۴ھ	۱۸۷۵ھ	۱۸۷۶ھ	۱۸۷۷ھ	۱۸۷۸ھ	۱۸۷۹ھ	۱۸۸۰ھ	۱۸۸۱ھ	۱۸۸۲ھ	۱۸۸۳ھ	۱۸۸۴ھ	۱۸۸۵ھ	۱۸۸۶ھ	۱۸۸۷ھ	۱۸۸۸ھ	۱۸۸۹ھ	۱۸۹۰ھ	۱۸۹۱ھ	۱۸۹۲ھ	۱۸۹۳ھ	۱۸۹۴ھ	۱۸۹۵ھ	۱۸۹۶ھ	۱۸۹۷ھ	۱۸۹۸ھ	۱۸۹۹ھ	۱۹۰۰ھ	۱۹۰۱ھ	۱۹۰۲ھ	۱۹۰۳ھ	۱۹۰۴ھ	۱۹۰۵ھ	۱۹۰۶ھ	۱۹۰۷ھ	۱۹۰۸ھ	۱۹۰۹ھ	۱۹۱۰ھ	۱۹۱۱ھ	۱۹۱۲ھ	۱۹۱۳ھ	۱۹۱۴ھ	۱۹۱۵ھ	۱۹۱۶ھ	۱۹۱۷ھ	۱۹۱۸ھ	۱۹۱۹ھ	۱۹۲۰ھ	۱۹۲۱ھ	۱۹۲۲ھ	۱۹۲۳ھ	۱۹۲۴ھ	۱۹۲۵ھ	۱۹۲۶ھ	۱۹۲۷ھ	۱۹۲۸ھ	۱۹۲۹ھ	۱۹۳۰ھ	۱۹۳۱ھ	۱۹۳۲ھ	۱۹۳۳ھ	۱۹۳۴ھ	۱۹۳۵ھ	۱۹۳۶ھ	۱۹۳۷ھ	۱۹۳۸ھ	۱۹۳۹ھ	۱۹۴۰ھ	۱۹۴۱ھ	۱۹۴۲ھ	۱۹۴۳ھ	۱۹۴۴ھ	۱۹۴۵ھ	۱۹۴۶ھ	۱۹۴۷ھ	۱۹۴۸ھ	۱۹۴۹ھ	۱۹۵۰ھ	۱۹۵۱ھ	۱۹۵۲ھ	۱۹۵۳ھ	۱۹۵۴ھ	۱۹۵۵ھ	۱۹۵۶ھ	۱۹۵۷ھ	۱۹۵۸ھ	۱۹۵۹ھ	۱۹۶۰ھ	۱۹۶۱ھ	۱۹۶۲ھ	۱۹۶۳ھ	۱۹۶۴ھ	۱۹۶۵ھ	۱۹۶۶ھ	۱۹۶۷ھ	۱۹۶۸ھ	۱۹۶۹ھ	۱۹۷۰ھ	۱۹۷۱ھ	۱۹۷۲ھ	۱۹۷۳ھ	۱۹۷۴ھ	۱۹۷۵ھ	۱۹۷۶ھ	۱۹۷۷ھ	۱۹۷۸ھ	۱۹۷۹ھ	۱۹۸۰ھ	۱۹۸۱ھ	۱۹۸۲ھ	۱۹۸۳ھ	۱۹۸۴ھ	۱۹۸۵ھ	۱۹۸۶ھ	۱۹۸۷ھ	۱۹۸۸ھ	۱۹۸۹ھ	۱۹۹۰ھ	۱۹۹۱ھ	۱۹۹۲ھ	۱۹۹۳ھ	۱۹۹۴ھ	۱۹۹۵ھ	۱۹۹۶ھ	۱۹۹۷ھ	۱۹۹۸ھ	۱۹۹۹ھ	۲۰۰۰ھ	۲۰۰۱ھ	۲۰۰۲ھ	۲۰۰۳ھ	۲۰۰۴ھ	۲۰۰۵ھ	۲۰۰۶ھ	۲۰۰۷ھ	۲۰۰۸ھ	۲۰۰۹ھ	۲۰۱۰ھ	۲۰۱۱ھ	۲۰۱۲ھ	۲۰۱۳ھ	۲۰۱۴ھ	۲۰۱۵ھ	۲۰۱۶ھ	۲۰۱۷ھ	۲۰۱۸ھ	۲۰۱۹ھ	۲۰۲۰ھ	۲۰۲۱ھ	۲۰۲۲ھ	۲۰۲۳ھ	۲۰۲۴ھ	۲۰۲۵ھ	۲۰۲۶ھ	۲۰۲۷ھ	۲۰۲۸ھ	۲۰۲۹ھ	۲۰۳۰ھ	۲۰۳۱ھ	۲۰۳۲ھ	۲۰۳۳ھ	۲۰۳۴ھ	۲۰۳۵ھ	۲۰۳۶ھ	۲۰۳۷ھ	۲۰۳۸ھ	۲۰۳۹ھ	۲۰۴۰ھ	۲۰۴۱ھ	۲۰۴۲ھ	۲۰۴۳ھ	۲۰۴۴ھ	۲۰۴۵ھ	۲۰۴۶ھ	۲۰۴۷ھ	۲۰۴۸ھ	۲۰۴۹ھ	۲۰۵۰ھ	۲۰۵۱ھ	۲۰۵۲ھ	۲۰۵۳ھ	۲۰۵۴ھ	۲۰۵۵ھ	۲۰۵۶ھ	۲۰۵۷ھ	۲۰۵۸ھ	۲۰۵۹ھ	۲۰۶۰ھ	۲۰۶۱ھ	۲۰۶۲ھ	۲۰۶۳ھ	۲۰۶۴ھ	۲۰۶۵ھ	۲۰۶۶ھ	۲۰۶۷ھ	۲۰۶۸ھ	۲۰۶۹ھ	۲۰۷۰ھ	۲۰۷۱ھ	۲۰۷۲ھ	۲۰۷۳ھ	۲۰۷۴ھ	۲۰۷۵ھ	۲۰۷۶ھ	۲۰۷۷ھ	۲۰۷۸ھ	۲۰۷۹ھ	۲۰۸۰ھ	۲۰۸۱ھ	۲۰۸۲ھ	۲۰۸۳ھ	۲۰۸۴ھ	۲۰۸۵ھ	۲۰۸۶ھ	۲۰۸۷ھ	۲۰۸۸ھ	۲۰۸۹ھ	۲۰۹۰ھ	۲۰۹۱ھ	۲۰۹۲ھ	۲۰۹۳ھ	۲۰۹۴ھ	۲۰۹۵ھ	۲۰۹۶ھ	۲۰۹۷ھ	۲۰۹۸ھ	۲۰۹۹ھ	۲۱۰۰ھ	۲۱۰۱ھ	۲۱۰۲ھ	۲۱۰۳ھ	۲۱۰۴ھ	۲۱۰۵ھ	۲۱۰۶ھ	۲۱۰۷ھ	۲۱۰۸ھ	۲۱۰۹ھ	۲۱۱۰ھ	۲۱۱۱ھ	۲۱۱۲ھ	۲۱۱۳ھ	۲۱۱۴ھ	۲۱۱۵ھ	۲۱۱۶ھ	۲۱۱۷ھ	۲۱۱۸ھ	۲۱۱۹ھ	۲۱۲۰ھ	۲۱۲۱ھ	۲۱۲۲ھ	۲۱۲۳ھ	۲۱۲۴ھ	۲۱۲۵ھ	۲۱۲۶ھ	۲۱۲۷ھ	۲۱۲۸ھ	۲۱۲۹ھ	۲۱۳۰ھ	۲۱۳۱ھ	۲۱۳۲ھ	۲۱۳۳ھ	۲۱۳۴ھ	۲۱۳۵ھ	۲۱۳۶ھ	۲۱۳۷ھ	۲۱۳۸ھ	۲۱۳۹ھ	۲۱۴۰ھ	۲۱۴۱ھ	۲۱۴۲ھ	۲۱۴۳ھ	۲۱۴۴ھ	۲۱۴۵ھ	۲۱۴۶ھ	۲۱۴۷ھ	۲۱۴۸ھ	۲۱۴۹ھ	۲۱۵۰ھ	۲۱۵۱ھ	۲۱۵۲ھ	۲۱۵۳ھ	۲۱۵۴ھ	۲۱۵۵ھ	۲۱۵۶ھ	۲۱۵۷ھ	۲۱۵۸ھ	۲۱۵۹ھ	۲۱۶۰ھ	۲۱۶۱ھ	۲۱۶۲ھ	۲۱۶۳ھ	۲۱۶۴ھ	۲۱۶۵ھ	۲۱۶۶ھ	۲۱۶۷ھ	۲۱۶۸ھ	۲۱۶۹ھ	۲۱۷۰ھ	۲۱۷۱ھ	۲۱۷۲ھ	۲۱۷۳ھ	۲۱۷۴ھ	۲۱۷۵ھ	۲۱۷۶ھ	۲۱۷۷ھ	۲۱۷۸ھ	۲۱۷۹ھ	۲۱۸۰ھ	۲۱۸۱ھ	۲۱۸۲ھ	۲۱۸۳ھ	۲۱۸۴ھ	۲۱۸۵ھ	۲۱۸۶ھ	۲۱۸۷ھ	۲۱۸۸ھ	۲۱۸۹ھ	۲۱۹۰ھ	۲۱۹۱ھ	۲۱۹۲ھ	۲۱۹۳ھ	۲۱۹۴ھ	۲۱۹۵ھ	۲۱۹۶ھ	۲۱۹۷ھ	۲۱۹۸ھ	۲۱۹۹ھ	۲۲۰۰ھ	۲۲۰۱ھ	۲۲۰۲ھ	۲۲۰۳ھ	۲۲۰۴ھ	۲۲۰۵ھ	۲۲۰۶ھ	۲۲۰۷ھ	۲۲۰۸ھ	۲۲۰۹ھ	۲۲۱۰ھ	۲۲۱۱ھ	۲۲۱۲ھ	۲۲۱۳ھ	۲۲۱۴ھ	۲۲۱۵ھ	۲۲۱۶ھ	۲۲۱۷ھ	۲۲۱۸ھ	۲۲۱۹ھ	۲۲۲۰ھ	۲۲۲۱ھ	۲۲۲۲ھ	۲۲۲۳ھ	۲۲۲۴ھ	۲۲۲۵ھ	۲۲۲۶ھ	۲۲۲۷ھ	۲۲۲۸ھ	۲۲۲۹ھ	۲۲۳۰ھ	۲۲۳۱ھ	۲۲۳۲ھ	۲۲۳۳ھ	۲۲۳۴ھ	۲۲۳۵ھ	۲۲۳۶ھ	۲۲۳۷ھ	۲۲۳۸ھ	۲۲۳۹ھ	۲۲۴۰ھ	۲۲۴۱ھ	۲۲۴۲ھ	۲۲۴۳ھ	۲۲۴۴ھ	۲۲۴۵ھ	۲۲۴۶ھ	۲۲۴۷ھ	۲۲۴۸ھ	۲۲۴۹ھ	۲۲۵۰ھ	۲۲۵۱ھ	۲۲۵۲ھ	۲۲۵۳ھ	۲۲۵۴ھ	۲۲۵۵ھ	۲۲۵۶ھ	۲۲۵۷ھ	۲۲۵۸ھ	۲۲۵۹ھ	۲۲۶۰ھ	۲۲۶۱ھ	۲۲۶۲ھ	۲۲۶۳ھ	۲۲۶۴ھ	۲۲۶۵ھ	۲۲۶۶ھ	۲۲۶۷ھ	۲۲۶۸ھ	۲۲۶۹ھ	۲۲۷۰ھ	۲۲۷۱ھ	۲۲۷۲ھ	۲۲۷۳ھ	۲۲۷۴ھ	۲۲۷۵ھ	۲۲۷۶ھ	۲۲۷۷ھ	۲۲۷۸ھ	۲۲۷۹ھ	۲۲۸۰ھ	۲۲۸۱ھ	۲۲۸۲ھ	۲۲۸۳ھ	۲۲۸۴ھ	۲۲۸۵ھ	۲۲۸۶ھ	۲۲۸۷ھ	۲۲۸۸ھ	۲۲۸۹ھ	۲۲۹۰ھ	۲۲۹۱ھ	۲۲۹۲ھ	۲۲۹۳ھ	۲۲۹۴ھ	۲۲۹۵ھ	۲۲۹۶ھ	۲۲۹۷ھ	۲۲۹۸ھ	۲۲۹۹ھ	۲۳۰۰ھ	۲۳۰۱ھ	۲۳۰۲ھ	۲۳۰۳ھ	۲۳۰۴ھ	۲۳۰۵ھ	۲۳۰۶ھ	۲۳۰۷ھ	۲۳۰۸ھ	۲۳۰۹ھ	۲۳۱۰ھ	۲۳۱۱ھ	۲۳۱۲ھ	۲۳۱۳ھ	۲۳۱۴ھ	۲۳۱۵ھ	۲۳۱۶ھ	۲۳۱۷ھ	۲۳۱۸ھ	۲۳۱۹ھ	۲۳۲۰ھ	۲۳۲۱ھ	۲۳۲۲ھ	۲۳۲۳ھ
-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------	-------

چھو بارے یا کچھ کھنکھ کر عید گاہ جانا۔ نماز باہر چڑھنا جس راہ سے
عید گاہ جانا دوسرے راہ سے آنا۔ یہ تکبیریں کہتے جانا۔ اللہ اکبر اللہ
اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر واللہ الحمد

۹۔ ہر دو عید پڑھنے کا وقت جب سورج بلند ہو جاوے امام دو
رکعت نماز قرأت باہر چڑھائے۔ نماز کے بعد خطبہ بیان کرے
۱۰۔ طریقی نمازیہ ہے۔ کہ قبل از قرأت علامہ تکبیر تحریر کے ساتھ بار
اللہ اکبر کہے۔ اور دوسری رکعت میں بھی قبل از قرأت پانچ تکبیریں ہاتھ
لٹکے رکھے۔

مسائل عید الفطر

۱۔ غسل کرنا۔ ۲۔ عمدہ لباس پہننا۔ ۳۔ خوشبو لگانا۔ ۴۔ سویرے
اٹھنا۔ ۵۔ عید گاہ میں جلد جانا۔ ۶۔ نماز عید شہر سے باہر چڑھنا۔
نماز عید کے لئے ایک راستہ سے جانا اور دوسرے شے واپس آنا۔ ۸۔
جانے اور آتے یہ تکبیر کہتے رہنا۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر
اللہ اکبر واللہ الحمد۔ یہ تکبیر عید کے چاند کی ۹ تا سنچ کی فجر سے لے کر
۳۱ تا ریح کی عصر تک بالخصوص فرضوں کے جماعت ادا کرینوالوں
پر فرضوں کے سلام کے بعد کہنی واجب اور ضروری ہے۔ ۹۔ عورتوں
کا بھی عید گاہ میں جانا سنون ہے۔ نمازیں شریک ہوں اور علیحدہ
رہیں۔ ۱۰۔ اور یہ مستحب ہے۔ کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے۔ اور نماز
کے بعد قربانی کا گوشت کھائے۔ قربانی کا ارادہ رکھنے والا اگر جاجیوں
کی طرح چاند دیکھنے سے قربانی تک حجامت یعنی سرو وغیرہ نہ منڈوائے
تو یہ مستحب اور موجب ثواب ہے۔ ۱۲۔ قربانی ہر وصیت والے شخص
پر واجب ہے۔ ۱۳۔ نماز عید کے ادا کرنے سے پہلے قربانی کا
ذبح کرنا درست نہیں۔ اگر کوئی کرے۔ تو اس کی قربانی نہ ہوگی بلکہ
نماز کے بعد ذبح کرنی چاہیے۔ ۱۴۔ نماز عید کے لئے اذان اور

ہجری	قمری	شمسی	قمری	شمسی	قمری
۱۰۴۰	۱۰۴۰	۱۰۴۰	۱۰۴۰	۱۰۴۰	۱۰۴۰
۱۰۴۱	۱۰۴۱	۱۰۴۱	۱۰۴۱	۱۰۴۱	۱۰۴۱
۱۰۴۲	۱۰۴۲	۱۰۴۲	۱۰۴۲	۱۰۴۲	۱۰۴۲
۱۰۴۳	۱۰۴۳	۱۰۴۳	۱۰۴۳	۱۰۴۳	۱۰۴۳
۱۰۴۴	۱۰۴۴	۱۰۴۴	۱۰۴۴	۱۰۴۴	۱۰۴۴
۱۰۴۵	۱۰۴۵	۱۰۴۵	۱۰۴۵	۱۰۴۵	۱۰۴۵
۱۰۴۶	۱۰۴۶	۱۰۴۶	۱۰۴۶	۱۰۴۶	۱۰۴۶
۱۰۴۷	۱۰۴۷	۱۰۴۷	۱۰۴۷	۱۰۴۷	۱۰۴۷
۱۰۴۸	۱۰۴۸	۱۰۴۸	۱۰۴۸	۱۰۴۸	۱۰۴۸
۱۰۴۹	۱۰۴۹	۱۰۴۹	۱۰۴۹	۱۰۴۹	۱۰۴۹
۱۰۵۰	۱۰۵۰	۱۰۵۰	۱۰۵۰	۱۰۵۰	۱۰۵۰
۱۰۵۱	۱۰۵۱	۱۰۵۱	۱۰۵۱	۱۰۵۱	۱۰۵۱
۱۰۵۲	۱۰۵۲	۱۰۵۲	۱۰۵۲	۱۰۵۲	۱۰۵۲
۱۰۵۳	۱۰۵۳	۱۰۵۳	۱۰۵۳	۱۰۵۳	۱۰۵۳
۱۰۵۴	۱۰۵۴	۱۰۵۴	۱۰۵۴	۱۰۵۴	۱۰۵۴
۱۰۵۵	۱۰۵۵	۱۰۵۵	۱۰۵۵	۱۰۵۵	۱۰۵۵
۱۰۵۶	۱۰۵۶	۱۰۵۶	۱۰۵۶	۱۰۵۶	۱۰۵۶
۱۰۵۷	۱۰۵۷	۱۰۵۷	۱۰۵۷	۱۰۵۷	۱۰۵۷
۱۰۵۸	۱۰۵۸	۱۰۵۸	۱۰۵۸	۱۰۵۸	۱۰۵۸
۱۰۵۹	۱۰۵۹	۱۰۵۹	۱۰۵۹	۱۰۵۹	۱۰۵۹
۱۰۶۰	۱۰۶۰	۱۰۶۰	۱۰۶۰	۱۰۶۰	۱۰۶۰
۱۰۶۱	۱۰۶۱	۱۰۶۱	۱۰۶۱	۱۰۶۱	۱۰۶۱
۱۰۶۲	۱۰۶۲	۱۰۶۲	۱۰۶۲	۱۰۶۲	۱۰۶۲
۱۰۶۳	۱۰۶۳	۱۰۶۳	۱۰۶۳	۱۰۶۳	۱۰۶۳
۱۰۶۴	۱۰۶۴	۱۰۶۴	۱۰۶۴	۱۰۶۴	۱۰۶۴
۱۰۶۵	۱۰۶۵	۱۰۶۵	۱۰۶۵	۱۰۶۵	۱۰۶۵
۱۰۶۶	۱۰۶۶	۱۰۶۶	۱۰۶۶	۱۰۶۶	۱۰۶۶
۱۰۶۷	۱۰۶۷	۱۰۶۷	۱۰۶۷	۱۰۶۷	۱۰۶۷
۱۰۶۸	۱۰۶۸	۱۰۶۸	۱۰۶۸	۱۰۶۸	۱۰۶۸
۱۰۶۹	۱۰۶۹	۱۰۶۹	۱۰۶۹	۱۰۶۹	۱۰۶۹
۱۰۷۰	۱۰۷۰	۱۰۷۰	۱۰۷۰	۱۰۷۰	۱۰۷۰
۱۰۷۱	۱۰۷۱	۱۰۷۱	۱۰۷۱	۱۰۷۱	۱۰۷۱
۱۰۷۲	۱۰۷۲	۱۰۷۲	۱۰۷۲	۱۰۷۲	۱۰۷۲
۱۰۷۳	۱۰۷۳	۱۰۷۳	۱۰۷۳	۱۰۷۳	۱۰۷۳
۱۰۷۴	۱۰۷۴	۱۰۷۴	۱۰۷۴	۱۰۷۴	۱۰۷۴
۱۰۷۵	۱۰۷۵	۱۰۷۵	۱۰۷۵	۱۰۷۵	۱۰۷۵
۱۰۷۶	۱۰۷۶	۱۰۷۶	۱۰۷۶	۱۰۷۶	۱۰۷۶
۱۰۷۷	۱۰۷۷	۱۰۷۷	۱۰۷۷	۱۰۷۷	۱۰۷۷
۱۰۷۸	۱۰۷۸	۱۰۷۸	۱۰۷۸	۱۰۷۸	۱۰۷۸
۱۰۷۹	۱۰۷۹	۱۰۷۹	۱۰۷۹	۱۰۷۹	۱۰۷۹
۱۰۸۰	۱۰۸۰	۱۰۸۰	۱۰۸۰	۱۰۸۰	۱۰۸۰
۱۰۸۱	۱۰۸۱	۱۰۸۱	۱۰۸۱	۱۰۸۱	۱۰۸۱
۱۰۸۲	۱۰۸۲	۱۰۸۲	۱۰۸۲	۱۰۸۲	۱۰۸۲
۱۰۸۳	۱۰۸۳	۱۰۸۳	۱۰۸۳	۱۰۸۳	۱۰۸۳
۱۰۸۴	۱۰۸۴	۱۰۸۴	۱۰۸۴	۱۰۸۴	۱۰۸۴
۱۰۸۵	۱۰۸۵	۱۰۸۵	۱۰۸۵	۱۰۸۵	۱۰۸۵
۱۰۸۶	۱۰۸۶	۱۰۸۶	۱۰۸۶	۱۰۸۶	۱۰۸۶
۱۰۸۷	۱۰۸۷	۱۰۸۷	۱۰۸۷	۱۰۸۷	۱۰۸۷
۱۰۸۸	۱۰۸۸	۱۰۸۸	۱۰۸۸	۱۰۸۸	۱۰۸۸
۱۰۸۹	۱۰۸۹	۱۰۸۹	۱۰۸۹	۱۰۸۹	۱۰۸۹
۱۰۹۰	۱۰۹۰	۱۰۹۰	۱۰۹۰	۱۰۹۰	۱۰۹۰
۱۰۹۱	۱۰۹۱	۱۰۹۱	۱۰۹۱	۱۰۹۱	۱۰۹۱
۱۰۹۲	۱۰۹۲	۱۰۹۲	۱۰۹۲	۱۰۹۲	۱۰۹۲
۱۰۹۳	۱۰۹۳	۱۰۹۳	۱۰۹۳	۱۰۹۳	۱۰۹۳
۱۰۹۴	۱۰۹۴	۱۰۹۴	۱۰۹۴	۱۰۹۴	۱۰۹۴
۱۰۹۵	۱۰۹۵	۱۰۹۵	۱۰۹۵	۱۰۹۵	۱۰۹۵
۱۰۹۶	۱۰۹۶	۱۰۹۶	۱۰۹۶	۱۰۹۶	۱۰۹۶
۱۰۹۷	۱۰۹۷	۱۰۹۷	۱۰۹۷	۱۰۹۷	۱۰۹۷
۱۰۹۸	۱۰۹۸	۱۰۹۸	۱۰۹۸	۱۰۹۸	۱۰۹۸
۱۰۹۹	۱۰۹۹	۱۰۹۹	۱۰۹۹	۱۰۹۹	۱۰۹۹
۱۱۰۰	۱۱۰۰	۱۱۰۰	۱۱۰۰	۱۱۰۰	۱۱۰۰

اقامت نہیں ہوتی۔ ۱۵۔ نماز عید کا طریق یہ ہے کہ دو رکعتیں
 باجماعت پڑھی جاتی ہیں۔ پہلی رکعت میں قرات شروع کرنے سے
 پہلے عید کی تکبیر تحریر یہ سات تکبیریں کہی جائیں۔ ہر ایک تکبیر کے ساتھ
 ہاتھ اٹھائے جائیں۔ اور کھدے چھوڑے جائیں۔ آخری تکبیر کے بعد ہاتھ
 باندھ کر قرات یعنی الحمد شریف پڑھ کر سبح اسم پڑھے۔ اور دوسری
 رکعت کے شروع کرنے سے پہلے پانچ تکبیریں اسی طریق پر کہے۔ اور
 الحمد پڑھ کر سورہ عاشیہ پڑھے۔ ۱۶۔ نماز کے بعد امام خطبہ پڑھے۔
 ۱۷۔ قربانی اگر بکرا۔ دنبہ۔ بینڈ بھاہو۔ تو ایک ایک شخص کی طرف ہو
 ۱۸۔ گائے اونٹ ہو تو ایک سات شخصوں کی طرف سے ہو سکتی ہے۔
 ۱۹۔ قربانی کے جانوروں کی عمر کا یہ پختہ قاعدہ ہے کہ دو دانت نکالے
 ہوں۔ اور دنبہ۔ بینڈ بھاہو۔ نو مادہ چھ ماہ پورے کا بھی جائز ہے۔ ۲۰۔
 قربانی میں یہ جانور جائز نہیں۔ اندھا۔ کانا۔ لنگڑا۔ اور جو قربان گاہ
 تک خود چل کر نہ جاسکتا ہے۔ سخت دبلا۔ نصف سے زیادہ کان یا دم کٹا

مفید کتابیں

نام کتاب	نفر	نام کتاب	نفر	نام کتاب	نفر
تنویر الایضار	۸	معین البنین	۸	شناخت سیح موعود	۱
نعم النویل	۸	سیح بیان ہر دو حصہ	۵	ایک صاحب کے پانچ	۱
عقائد صحیحہ	۴	سفید سارہ	۱۰	سوالوں کے جواب	۱
عرفان الہی	۱۰	دفاعت سیح پر آیات قرآن	۲	چھتین فارسی کتب	۳۳
مدانت سیح موعود	۲	احمدی غیر احمدی میں	۲	نماز منترجم	۱
حقائق القرآن	۸	کیا فرق ہے	۱	ختم نبوت	۱
احمدی کلمہ ۱۹۲۲ء	۱	نظمیں براہین	۱	ادبیۃ الرسول	۱۲

یہ تمام کتب میں محمد یا مین تاجر کتب فادیان سو منگائے

نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر	نمبر
۱	۱۱	۹	۲۶	۱۶	جمعہ
۲	۱۲	۱۰	۲۸	۱۶	ہفتہ
۳	۱۳	۱۱	۲۹	۱۸	اتوار
۴	۱۴	۱۲	۳۰	۱۹	پیر
۵	۱۵	۱۳	۱	۲۰	منگل
۶	۱۶	۱۴	۲	۲۱	بدھ
۷	۱۷	۱۵	۳	۲۲	جرات
۸	۱۸	۱۶	۴	۲۳	جمعہ
۹	۱۹	۱۷	۵	۲۴	ہفتہ
۱۰	۲۰	۱۸	۶	۲۵	اتوار
۱۱	۲۱	۱۹	۷	۲۶	پیر
۱۲	۲۲	۲۰	۸	۲۷	منگل
۱۳	۲۳	۲۱	۹	۲۸	بدھ
۱۴	۲۴	۲۲	۱۰	۲۹	جرات
۱۵	۲۵	۲۳	۱۱	۳۰	جمعہ
۱۶	۲۶	۲۴	۱۲	۱	ہفتہ
۱۷	۲۷	۲۵	۱۳	۲	اتوار
۱۸	۲۸	۲۶	۱۴	۳	پیر
۱۹	۲۹	۲۷	۱۵	۴	منگل
۲۰	۳۰	۲۸	۱۶	۵	بدھ
۲۱	۱	۲۹	۱۷	۶	جرات
۲۲	۲	۳۰	۱۸	۷	جمعہ
۲۳	۳	۱	۱۹	۸	ہفتہ
۲۴	۴	۲	۲۰	۹	اتوار
۲۵	۵	۳	۲۱	۱۰	پیر
۲۶	۶	۴	۲۲	۱۱	منگل
۲۷	۷	۵	۲۳	۱۲	بدھ
۲۸	۸	۶	۲۴	۱۳	جرات
۲۹	۹	۷	۲۵	۱۴	جمعہ
۳۰	۱۰	۸	۲۶	۱۵	ہفتہ
۳۱	۱۱	۹	۲۷	۱۶	اتوار

دجال کی حقیقت ظاہر کرنے والی حدیث

(از کفر اعمال جلد ۷ صفحہ ۱۴۲)

بخاری ۳۰ فی آخر الزمان دجال یختلون الدنیا بالذین یلبسون للناس جلود الصنات
من الذین السنتهم اصلي من العسل وقلوب الذیاب یقول اللہ عنہ جل ابی یفتنون
اور علیہ یجترون حتی حلفت لابنہ علی اولکاف منہم قننہ طرجمہ یعنی آخری زمانہ میں
دجال ظاہر ہوگا۔ وہ ایک مذہبی گروہ ہوگا۔ جو زمین پر فروغ کرے گا۔ وہ لوگ دنیا کے طالبوں کو دین
کے ساتھ فریب دیں گے۔ یعنی ان کو اپنے دین میں داخل کر نیکی کے لئے بہت سامان پیش کریں گے۔ اور ہر
طرح کے آرام بذات دنیوی طمع دینگے۔ اس غرض سے کہ کبھی ان کے دین میں داخل ہو جاوے۔ پھر
کے پوشین پسند کر آویں گے۔ ان کی زبان شہد سے زیادہ بیٹھی ہوگی۔ اور ان کے دل جلیظروں کے سے
دل ہونگے۔ خدا عزوجل فرماویگا۔ کہ کیا یہ لوگ میرے حکم پر غور و فکر رہے ہیں۔ کہ میں ان کو جلد
نہیں پکڑتا۔ اور یہ لوگ میرے پر اقتر کرنے میں دیر کر رہے ہیں۔ میں نے تم کھالی ہے۔ کہ میں
انہی میں سے ان پر ایک قننہ برپا کروں گا فقط اس حدیث مذکورہ بالا میں جو دلائل کے لئے صبیح جمع
کے استعمال کئے گئے ہیں۔ جیسے یختنون۔ یلبسون ویفتنون یجترون اولکاف اور اولکاف اور فہم بہ
آواز بلند پکار رہے ہیں۔ کہ دجال ایک جماعت ہے نہ ایک انسان۔ چنانچہ غیبات اللغات میں الدجال
کے معنی فرقہ عظیمہ کئے گئے ہیں۔ اور قرآن طریف میں یا جوج کا ذکر ہے۔ جن کو خدا کی پہلی کتابوں
نے یورپ کی قومیں قرار دیا ہے۔ قرآن کریم نے اس بیان کی تکذیب نہیں کی۔

سفر کی دعا

جب سواری پر سوار ہو۔ اللہ اکبر تین بار کہے اور پڑھے سُبْحَانَ الَّذِی سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِیْنَ
وَإِنَّا لَآئِیْهِ رَاغِبُونَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فِی سَفَرِنَا هَذَا الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَفِی الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی
اَللّٰهُمَّ صَوِّبْ عَلَیْنَا سَفَرِنَا هَذَا وَاطْوِلْنَا بَعْدَہٗ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْتَ الصَّاحِبُ السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَصْلِ ط
ترجمہ۔ پاک وہ ذات جس نے قابو کیا ہے۔ یہ گھوڑا۔ بائیکل۔ ریل۔ جہاز اور ہم اس کو قابو میں لانے والے
نہ تھے۔ اور ہم نے اپنے رب کی طرف پھر کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ ہم مانگتے ہیں تجھ سے اس سفر میں برکت اور تقویٰ اور ایسا
میں جو تیری رضامندی کا ہو الہی ہم پر یہ سفر آسان کر دے اور پیٹ دے ہمارے واسطے اسکی دوری اے اللہ تو رفیق
ہے سفر میں اور غلبہ ہے ہمارے اہل میں۔

عجب نوریت در جهان محمد
عجب نور جان محمد میں ہے
ظلمت ہائے دل نگہ شود صاف
کبھی نفس کی دور ظلمت نہو
عجب دارم دل آں ناکس را
وہ نااہل ہیں اور میں بے شعور
خدا را بیستہ بیزار است صد بار
خدا اس سے بیزار ہے لاکھ بار
سرسے دارم خدا سے خاک احمد
میرا سرفدا اس کی ہے خاک پر
بکار دین منترسم از جہانے
میں ڈرتا نہیں راہ میں دین کے
دگر استاد را تا سے ندانم
کسی اور کا میں نہ دلداد وہ ہوں
بدیگر دلیر سے کار سے ندارم
محمد کا شہید ہوں آشفتم ہوں
دل زارم بہ پلاویم مجو نیبر
نہ ڈھونڈو میرے پلو میں دل ہیرا
چہ ہیبت با بداند این جوان را
ملا اس جوان کو ہے رعب اس قدر
آلہ سے دشمن نادان و بے راہ
اسے دشمن شوخ امن سے ڈر
آلہ سے سنکر از شان محمد

عجب نوریت در جهان محمد
عجب نور جان محمد میں ہے
ز ظلمت ہائے گمانگہ نور صاف
کبھی نفس کی دُور ظلمت نہو
عجب دارم دلی آں ناکیاں را
وہ نااہل ہیں اور ہیں بے شعور
تھرا ز آبی پیمہ بیزارست صدفِ بار
خدا اس سے بیزار ہے لاکھ بار
سرسے دایم خدا سے خاکِ احمد
میرا سرفدا اس کی ہے خاکِ پر
بکار دین منتر سم از جمانے
میں ڈرتا نہیں راہ میں دین کے
دگر استاد را تا سے نہ انم
کسی اور کا میں نہ دلدادہ ہوں
بدیگر دلبر کے کار سے نہ دارم
محمد کا سچیدار ہوں آفتہ ہوں
دل زارم بہ پناہ یک محبوبِ نسیب
نہ کھوٹو میرے پلو میں دلِ میرا
چہ ہیبت باداوند ہیں جواں را
ملا اس جواں کو ہے رعبِ تقدیر
اَلَا اے دشمنِ نادان و بے راہ
اے دشمنِ شوخِ احمق سے ڈر
اَلَا اے مُسکّر از شائبِ محمد

نہ قایل ہے کشفِ کرامت کا تو کہ منکر خدا کی ہے قدرت کا تو
کرامت گرچہ بے نام و نشان ست بیا بنگر ز فلان محمد
ذرا صبر کر اور کرامت کو دیکھ فلان احمد کی سطوت کو دیکھ

اجماع امت وفات مسیح ابن مریم

(از محترم مکرم قندہ ام مفتی محمد رحیم الدین صاحب احمدی ڈاک پتھر قلع ڈیرہ دون)
حضرت مسیح ابن مریم کی وفات کے ثبوت میں وہ عظیم الشان آیت ہے جس پر تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہوا۔ اور ایک لاکھ سے زیادہ صحابی نے اس بات کو مان لیا۔ کہ حضرت عیسیٰ اور کل گذشتہ نبی فوت ہو چکے ہیں۔ وہ آیت یہ ہے وما نحن الا رسول قد خلت من قبلہ الامم۔ افاضات مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم الخ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک انسان رسول تھے۔ خدا نہیں تھے۔ اور ان سے پہلے سب رسول دنیا سے گذر گئے ہیں۔ پس اگر نہ وفات پا گئے یا قتل ہو گئے۔ تو تم اپنے پچھلے دین کی طرف پھر جاو گے؟ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس دن تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو مسجد نبوی میں پڑھ کر سنائی تھی جن دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تھی۔ اور وہ پیر کا دن تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابھی دفن نہیں ہوئے تھے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آپ کی میت مطہرہ رکھی تھی۔ اور شہادت و درفراق سے بعض صحابہ (خصوصاً حضرت عمر) کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوا۔ کہ آنحضرت حقیقت میں فوت نہیں ہوئے۔ بلکہ غایب ہو گئے ہیں۔ اور پھر دنیا میں آدینگے تب حضرت ابوبکر صدیق نے اس فتنہ کو خطرناک سمجھ کر اسی وقت تمام صحابہ کو جمع کیا۔ اور اتفاقاً احسن سے اس دن کل صحابہ مدینہ میں موجود تھے۔ تب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ممبر پر چڑھے۔ اور فرمایا کہ میں نے سنا ہے۔ کہ بعض ہمارے دوست ایسا خیال کرتے ہیں۔ مگر سچ یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔ اور ہمارے لئے یہ کوئی خاص حادثہ نہیں ہے اس سے پہلے کوئی نبی نہیں گذرا۔ جو فوت نہیں ہوا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ وما نحن الا رسول الخ تب اس آیت کو سن کر تمام صحابہ چشم پر آب ہو گئے۔ اور نا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ اور اس آیت میں ان لوگوں کے دلوں میں ایسا اثر کیا۔ کہ گویا یہ آیت اوسى روز نازل ہوئی تھی۔ چنانچہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ مرنیہ بنایا۔

کنت السواد لنا ظوٰی فعی علیک المناظوٰی
من شاع یدک فلیمت فعلیک کنت احاذر

ترجمہ - یعنی تو میری آنکھوں کی پتلی تھا۔ میں تو تیری موت سے اندھا ہو گیا۔ بعد اس کچھاجر کوئی مرے مجھے تو تیرے مرنے کا خوف تھا۔ اس شعر میں حسان بن ثابت نے تمام نبیوں کی موت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ گویا وہ کہتا ہے۔ کہ ہمیں اس کی کیا پرواہ ہے۔ کہ موسیٰ مر گیا ہو یا عیسیٰ مر گیا ہو۔ ہمارا ماتم تو اس نبی محبوب کیلئے ہے۔ جو آج ہم سے علیحدہ ہو گیا۔ اور آج ہماری آنکھوں سے پوشیدہ ہو گیا کیا اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض صحابہ بھی اس غلط عقیدے میں مبتلا تھے۔ کہ گویا حضرت عیسیٰ دوبارہ دنیا میں آویگئے گرتے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آیت قد خلت من قبلہ المرسل پیش کر کے یہ غلطی دور کر دی۔ اور اسلام میں یہ پہلا اجماع تھا۔ کہ سب نبی فوت ہو چکے ہیں۔ فقط ۛ

(نوٹ) جو شخص حضرت عیسیٰ کو آیت قد خلت سے باہر کہتا ہے۔ اس کو اقرار کرنا پڑے گا کہ عیسیٰ انسان نہیں ہے۔ اور نیز ظاہر ہے۔ کہ اس صورت میں حضرت ابوبکر صدیق کا استدلال اس آیت سے صحیح نہیں ٹھہرنا۔ کیونکہ جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر معہ جسد عظمیٰ موجود ہیں۔ اور آنحضرت صلعم فوت ہو گئے۔ تو اس آیت سے صحابہ کو کوئی تسلی ہو سکتی تھی۔ ان کا اعتراض تو باقی رہ جاتا تھا۔ مگر کسی نے کسی طرح کا اعتراض پیش نہیں کیا۔ اور نہ کوئی آیت پیش کی اور نہایت سکون کے ساتھ قبول کیا ۛ

مومنانہ رنگ

مومن ہیں اگر مومن کچھ کر کے دکھا دیگے	سو توں کو جگا دیگے مردوں کو جلا دیگے
توحید بڑھا دیگے۔ تثلیث گھٹا دیگے	قرآن پڑھا دیگے۔ انجیل چھڑا دیگے
موجود حقیقی کا لوگوں کو بتا دیں گے	پھر طور کا جلوہ پھر اکبار دکھا دیگے
مشرق سے جو نکلیں گے ہم شمع ہدیٰ لیکر	مغرب کے اندھیرے میں بس دن پہنچا دیں گے
تثلیث کی ظلمت کو ہر شرک و ضلالت کو	انوار ہدایت سے دم بھر میں ہشا دیں گے
زندہ جسے سمجھے ہو مردہ ہے وہ مردہ ہے	کشمیر میں عیسیٰ کا دفن بھی دکھا دیں گے

احمدیہ سلسلہ میں داخل ہونے کے دس شرائط بعیت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اسباب کا کرے۔ کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے۔ شرک سے مجتنب رہے۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مطلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسخ نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد دنیا ہیگا چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عشر اور سیر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ ہر حالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے لے۔ اس کی راہ میں طیار ہوگا اور کسی کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھریگا۔ بلکہ آگے قدم بڑھا دیگا ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہو اوہوس سے باز آئیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر تسلیم کر لیگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ ہر اوز تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مکیبی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور بہرہ رومی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی بہرہ رومی میں محض اللہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض باللہ باقرار طاعت در معروف پابندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقتوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

(از کلمات طیبیاب حضرت مسیح موعود و مہدی مہجود علیہ السلام)